اور اثم وعصم وعلتو اور سری وثری اور سود وصود وشود اور
اجل وازل وعضل اور حجر وحذر وحصن ونصص ونش
نسر ونشر اور قاصر وفاسر وکاسر وقاشر اور عزم
وعدم وعضم وعظم اور اثیر واسیں وعشیں وعصیں

اسلئے غیر النہایت ہیں تمیز وتفریق نہ کریں اور انکو ہم آواز بول بول کر معانی مقصود میں انکے تخلل اور تبدل پیدا کریں اگرچہ صحت اعراب کی بھی ضروری ہے مگر صحت حرف کی کہ جس سے جوہر کلمہ کا ترکیب پاتا ہے بہ نسبت اعراب کے کہ وہ لواحق کلمہ سے ہے اقدم اور زیادہ تر مقصود ہے مقصود القاری میں ہے کہ در وسیلۃ المعاد کہ یکے از کتب معتبرۂ فقہ ست آوردہ کہ کسیکہ از ادائے حروف و رعایت قواعد قرآنی عاجز باشد بر او لازم ست کہ باقی عمر شب و روز در تعلیم آں بکوشد والا نمازش جائز نیست وچوں تلاوت در غیر نماز نفل ست و ادائے حروف فرض پس روا نیست کہ فرض را از برائے نفل ترک کند وقاری آں اثم وداخل حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رب قاری القرآن والقرآن یلعنہ شود ہم یہاں ایک ضروری جدول مابہ الامتیاز اصوات ان حروف کے بھی لکھتے ہیں جنکو عوام ہم آواز جانتے اور کچی زبان والے کچھ کا کچھ بولتے ہیں یہ جدول دو دو حروف مشتبہ الصوت پر شامل ہوگی ان میں سے جو حرف جس صفت کا ہوگا وہ اس صفت کے خانہ میں محاذی اپنی سطر کے جدا جدا مرقوم ہوگا اور اگر وہ دونو حرف کسی صفت میں متحد ہونگے تو انکے سامنے خانہ صفت میں یہ (+) علامت ہوگی اور جس جس صفت سے وہ معرا ہونگے اس اس صفت کے خانہ میں محاذی ان حروف کے صرف نقطہ ہوگا اسکے سوا انکی باہم کا تفرقہ اور تغائر خانہ کیفیت میں بھی کسی قدر بہ عبارت مختصر لکھا جائیگا طلبہ کو چاہیئے کہ جدول مذکور میں ہر ایک حرف کی آواز کا تفاوت بہ غور ملاحظہ کریں اور پوری پوری کوشش اسمیں کام میں لاویں اور جیسے اتفاق ہو استادان ماہر سے اور قاریان مستند سے علم تجوید حاصل کریں جس سے اجر قرات اور تلاوت کا بے فساد ہاتھ آوے

حروف تہجی	مصمتہ	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	مقلقلہ	مطبقہ	صفیریہ	مستطیلہ	متفشی	مشربہ	منحرفہ	مستفلہ	رخوہ	مہموسہ	مذلقہ	کیفیت
ب و	و	+	ب	.	ب	.	.	.	.	و	+	+	.	.	ب	اور اختلاف انکا مخرج شانزدہم میں ہے۔
ت ط	+	ط	+	ط	ط	.	.	.	.	.	ت	ت	.	ت	.	پُری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
ث س	+	.	.	.	.	.	س	.	.	.	+	+	+	+	.	مخارج میں بھی اختلاف ہے۔
ث ش	+	.	.	.	.	.	.	.	ش	.	+	+	+	+	.	مخارج اور تفشی اور باریکی میں بھی اختلاف ہے۔
ث ص	+	.	.	ص	.	ص	ص	.	.	.	ث	ث	+	+	.	مخارج اور پری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
س ش	+	.	.	.	.	.	س	.	ش	.	+	+	+	+	.	مخارج اور باریکی اور تفشی کا بھی اختلاف ہے۔
س ص	+	.	.	ص	.	ص	+	.	.	.	س	س	+	+	.	تفخیم اور ترقیق کا بھی اختلاف ہے۔
ش ص	+	.	.	ص	.	ص	ص	.	ش	.	ش	ش	+	+	.	مخارج اور پری اور تفشی کا بھی اختلاف ہے۔
ج ذ	+	+	ج	.	ج	.	.	.	.	.	+	+	ذ	.	.	مخارج کا بھی اختلاف ہے۔
ج ز	+	+	ج	.	ج	.	ز	.	.	.	+	+	ز	.	.	ایضاً
ج ض	+	+	ج	ض	ج	ض	.	ض	.	.	ج	ج	ض	.	.	مخارج اور پُری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
ج ظ	+	+	ج	ظ	ج	ظ	.	.	.	.	ج	ج	ظ	.	.	ایضاً

حروف ہجا	معجمہ	مجہورہ	بین بین	مستعلیہ	مفخمہ	مطبقہ	صفیرہ	مستطیلہ	متفشی	متوسطہ	منفتحہ	مستفلہ	رخوہ	مہموسہ	بارزہ	کیفیت
ز	+	+	.	.	.	.	ز	.	.	.	+	+	+	.	.	مخارج کا بھی اختلاف ہے۔
ض	+	+	.	ض	.	ض	.	ض	.	.	ذ	ذ	+	.	.	مخارج اور پری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
ظ	+	+	.	ظ	.	ظ	.	.	.	.	ذ	ذ	+	.	.	پُری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
ض	+	+	.	ض	.	ض	ز	ض	.	.	ز	ز	+	.	.	مخارج اور پری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
ظ	+	+	.	ظ	.	ظ	ز	.	.	.	ز	ز	+	.	.	ایضاً۔
ظ	+	+	.	+	.	+	.	ض	.	.	.	.	+	.	.	مخارج کا بھی اختلاف ہے۔
ہ	+	.	.	.	.	.	.	.	.	.	+	+	+	+	.	ایضاً۔
خ	خ	.	.	خ	.	.	.	.	.	.	خ	.	خ	خ	.	کچھ زبان والے علی الخصوص ہابی خاء معجمہ کو کھا ہندی کا بولتے ہیں
ض	+	+	د	ض	د	ض	.	ض	.	.	د	ذ	ض	.	.	مخارج اور پُری اور باریکی کا بھی اختلاف ہے۔
ء	+	+	+	.	.	.	.	.	.	ع	+	+	.	.	.	ایضاً۔
ع	غ	غ	.	غ	.	.	.	.	.	.	ع	غ	غ	.	.	کچھ زبان والے غین کو گا ہندی کا بولتے ہیں۔
[illegible]	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ف	ف	ف	ف	ف	کچھ زبان والے فاء کو پھا ہندی کا بولتے ہیں۔
ک	+	ق	+	ق	ق	.	.	.	.	.	.	ک	.	ک	.	کچھ زبان والے قاف کو کا ہندی کا بولتے ہیں۔

فصل چہارم تاکید رعایت حروف میں رعایت حروف سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک حرف اپنی صفات مستحسنہ سے مع تفخیم و ترقیق و تحقیق و تسہیل وغیرہ ما یتعلق بہا کے لئے بحسن ادا ہو اور جو جو حرف مشتبہ الصوت ہیں وہ باہم ممتاز ہوں اور جب دو حرف متحرک جمع ہوں خواہ وہ متماثل ہوں اور خواہ متجانس اور متقارب تو وہ اسطرح ادا کئے جاویں کہ نہ تو ایک کا دوسرے میں ادغام ہو اور نہ کوئی اُنمیں سے ساقط ہو ہم اسکی بھی ایک جدول بترتیب حروف تہجی لکھتے ہیں طلبہ کو اسپر غور لازم ہے

حروف ہجا	بیان
ا	ہوائیہ ہے ہمیشہ ساکن رہتا ہے اور پُری اور باریکی میں تابع اپنے ماقبل کا ہے۔
ب	شائبہ تفخیم سے بچاتے ہیں خاصکر جبکہ بائے موحدہ کے پاس حرف مستعلیہ آتا ہے مثلاً بَطَلَ کَبُغِیَ
ت	شائبہ دال مہملہ سے بچاتے ہیں اور صفت شدت کو تاء کی ظاہر کرتے ہیں جیسے اَلْبَصَرَتْ اور خاصکر جبکہ تاء ساکن ہو جیسے ثَقُلَتْ خواہ بعد تاء کے حرف مفخم آوے مثلاً تَرَكْتَ تَصْلٰى مُسْتَطِرًا
ث	حرف ضعیف ہے رعایت اظہار کی بخوبی کرتے ہیں علی الخصوص جبکہ بعد ثاء کے کوئی حرف قریب المخرج خواہ متحد المخرج تاء کا ہوتا ہے جیسے وَرِثَ سُلَیْمٰنُ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
ج	نیک رعایت کرتے ہیں علی الخصوص جبکہ ساکن ہو مثلاً تَجْتَنِبُوْنَ اَجْدَرُ
ح	شائبہ ہائے ہوز سے بچاتے ہیں اور جب مجاور حاء کا حرف مستعلا ہوتا ہے تب تفخیم سے نگاہ رکھتے ہیں مثلاً اَلْحَقُّ حَصْحَصَ اَحَطْتُّ
خ	آمیزش غین معجمہ اور قاف قلعی سے بچاتے ہیں اور مفخم ادا کرتے ہیں جیسے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہُ
د	مشابہت تائے فوقانی سے نگاہ رکھتے ہیں خاص کر جبکہ بعد زائے معجمہ خواہ قبل ثائے مثلثہ اور جیم و نون کے آتی ہے مثلاً وَازْدُجِرَ یُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَکَدُجَعَلَ وَجَدْنَا
ذ	جب قبل تائے فوقانی یا نون کے آتی ہے تو اچھی طرح ادا کرتے ہیں مثلاً نَبَذَتْ تَہَا اَخَذْنَا اور جب ظاء معجمہ کے پاس ہوتی ہے تب صفت انفتاح اور صفت اطباق کے زیادہ رعایت کرتے ہیں تاکہ دونو باہم ممتاز ہوں۔
ر	اسطرح ادا کرتے ہیں کہ صفت تکریر کی ظاہر نہو کیا رائے مخففہ اور کیا رائے مشددہ میں مثلاً اَکْبَرُ الرَّحْمٰن
ز	آمیزش سین مہملہ سے بچاتے ہیں خاص کر جبکہ زائے ساکن ہو اور بعد اسکے تاء فوقانی یا جیم یا دال مہملہ آوے مثلاً کَنَزْتُمْ مُزْجٰتٍ تَزْدَرِیْ
س	بوجہ اتحاد مخرج کے شائبہ زائے معجمہ اور صاد مہملہ سے بچاتے ہیں اور جب سین ساکن ہوتا ہے اور بعد اسکے تاء فوقانی یا جیم یا تاء مطبقہ آتی ہے تب نگاہ رکھتے ہیں کہ سین بوجہ اپنی کمزوری کے نہ تو چھپ جاوے اور نہ پُر ہو جاوے مثلاً مُسْتَقِیْم مَسْجِد یَسْتَطِیْعُوْنَ

حروف ہجا	بیان
ش	صفت تفشی کی رعایت کرتے ہیں۔ یَنْتَشِرُوْنَ
ص	مشابہت صوت سین سائی معجمہ سے نگاہ رکھتی ہیں اور صفت طباق کی محافظت کرتے ہیں جیسا کہ مقدمہ جزری میں ہے وَحَرْفَ الْاِسْتِعْلَاءِ فَخِّمْ وَاخْصُصَا اَلْاِطْبَاقَ اَقْوٰی نَحْوُ قَالَ وَالْعَصَا اور خاص کر جب بعد صاد کے دال مہملہ آتی ہی جیسے اَصْدَقُ
ض	مشکل ترین حروف ہے حدیث میں وارد ہی کہ میں فصیح ترین ان لوگوں کا ہوں جو گویا ہوئے ساتھ ضاد کے اس حرف کو شائبہ ظاء و ذال و زاء ہر ایک نقطہ دار سے بچاتے ہیں خاص کر مثل ایسی کلمات کے جیسے اَنْقَضَ ظَهْرَكَ يَعَضُّ الظَّالِمُ فَمَنِ اضْطُرَّ تاء فوقانیہ کے پاس جو ظاہر پڑھتے ہیں مثلاً اَفَضْتُمْ
ط	مفخم مع الاطباق پڑھتی ہیں تاکہ تمیز تائی فوقانیہ سی محفوظ رہے خاص کر جبکہ طرفین میں طاء کے سین مہملہ آوی او تاء فوقانیہ یا حائے حطی اور تاء فوقانیہ آتی ہی مثلاً لَبَسَطْتَ اَحَطْتُ تنبیہ طاء مطبقہ جو تاء فوقانیہ میں ادغام کی گئی ہی وہ پوری پوری ادا نہیں کیجاتی صرف صفت طباق اسکی ظاہر کیجاتی ہے اسطرح کہ زبان تالو میں لپٹے اور بغیر قلقلہ کے اسکی آواز سنائی دی اور سانس بستہ ہو جاوے اور تائے فوقانی اپنے مخرج سے پوری اور صاف ادا ہو۔
ظ	مشابہت اصوات ضاد و ذال اور زاء ہر ایک نقطہ دار سے بچاتے ہیں خاص کر جب کہ قبل تاء فوقانی کے ظاء معجمہ آتی ہے جیسے اَوَعَظْتَ
ع	مرقق ادا کرتے ہیں اور جب ما قبل عین معجمہ کے آتا ہی تب ادغام سے بچاتے ہیں مثلاً اسمع غیر کم او جب مشدد ہوتا ہے تب نیک رعایت کرتے ہیں مثلاً يَدْعُوْنَ وَيَدَّعُ او جب دو عین یا سین جمع ہوتے ہیں تب اسطرح ادا کرتے ہیں کہ نہ تو ایک کا دوسرے میں ادغام ہو اور نہ انمیں سے کوئی ساقط ہو مثلاً فَطُبِعَ عَلٰی او جب ما قبل عین کے ہمزہ آتا ہی تب دونوں کو ممتاز ادا کرتے ہیں مثلاً اَلَمْ اَعْهَدْ
غ	امتیاز خائی معجمہ او قاف غلصمی سے نگاہ رکھتے ہیں خاص کر مثل ایسے کلمات کے جیسی يَغْشٰى وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا صِبْغَةً
ف	اظہار کی ساتھ ادا کرتے ہیں خاص کر جبکہ میم یا با ہو بعد فا کی آتی ہے مثلاً تَلْقَفُ مَا صَنَعُوْا نَخْسِفْ بِهِمُ
ق	رعایت استعلا کی مرعی رکھتے ہیں خاصۃً جبکہ بعد قاف کے کاف عکمی آتا ہی مثلاً خَلَقَكُمْ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ مگر نخلقکم میں استعلا کی باقی رہنے او نہ رہنے میں بعد ادغام کی اختلاف ہے بصریوں کا پہلا مذہب او شامیوں کا دوسرا مذہب۔
ک	شائبہ کاف فارسی اور کھا ہندی سی بچاتے ہیں خاصۃً جبکہ مکرر واقع ہوتا ہی مثلاً لِيَشْكُرَ لَكُمْ
ل	رقیق و نازک ادا کرتے ہیں خاصۃً جبکہ مجاور اسکا حرف مستعلا ہوتا ہے مثلاً وَلْيَتَلَطَّفْ ظَلَّ ظِلَّ صَلَّ اور جب بعد لام کے نون آتا ہے تب نیک رعایت کرتے ہیں تاکہ بوجہ قرب مخرج کے نون لام میں چھپ جاوے مثلاً جَعَلْنَا

حروف ہجا	بیان
م	تفخیم سے بچاتے ہیں خاصکر جبکہ قبل از حرف مفخم میم واقع ہوتی ہے تاکہ بوجہ ہمسائگی حرف مفخم کے پُر نہو جاوے مثلاً مَرَضٌ مَخْمَصَةٌ
ن	مرقق ادا کرتے ہیں اظہار کے ساتھ خاصۃً جبکہ ماقبل نون کا ساکن ہوتا ہی مثلاً عَالَمِيْنَ تنبیہ کتاب اللہ میں کہیں کہیں ایک چھوٹا سا نون بنولہ کی صورت کا بھی آتا ہی وہ ظاہری صورت نون تنوین کی ہی اس نون کو نون قطنی کہتے ہیں اور وہ نون یوں پیدا ہوتا ہی کہ جب بعد تنوین کے ہمزہ وصل جسکا مابعد ساکن ہوتا ہی تب تنوین کو بظاہر اس صورت میں نِ لکھتے ہیں اور پھر سکونِ نِ کسرہ کی حرکت دیکر ہمزہ کے مابعد حرف ساکن سے ملا دیتے اور ہمزہ کو گرا کر تنوین کی ایک حرکت قائم رکھتے ہیں جیسے بِزِيْنَةٍ الْكَوَاكِبِ سے بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ہو گیا ہے
و	نیک رعایت کرتے ہیں جبکہ مضموم یا مکسور ہوتا ہی جیسے تَفَاوُتٍ وُجُوْهَهُمْ اور خاصۃً جب دو واؤ جمع ہوتے ہیں تنبیہ اجتماع واوین کے پانچ صورتیں ہیں ایک یہ کہ جب پہلا واؤ ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور ساکن کے ماقبل کی حرکت اسکی مخالف ہو تب ساکن کو متحرک میں ادغام کرتے ہیں مثلاً اَوْ وَّزَنُوْهُمْ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا دوسرے جب پہلا واؤ حرکت موافق سے ساکن اور دوسرا واؤ متحرک ہو تب انضمام شفتین نہیں کرتے تاکہ درست اور اظہار ادا ہو مثلاً اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اسیطرح وہ واؤ بھی ادا کرتے ہیں جو ہائے ضمیر یا صلہ کے بعد آتا ہی مثلاً فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا تیسرے جب پہلا واؤ متحرک اپنی حرکت سے ہو اور دوسرا ساکن جیسے وُوْرِيَ يَلْوُوْنَ چوتھے جب دو نو واؤ متحرک ہوں مثلاً وَوَجَدَكَ وَوَضَعَ پانچویں جب پہلا واؤ مشدد ہو اور دوسرا متحرک مثلاً بِالْعَدُوِّ وَالْاٰصَالِ تب ان صورتوں میں نیک نیک رعایت کرتے ہیں تنبیہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ میں جب بعد قاف کے یائے تحتانی آتی ہی تب وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کے پہلے واؤ کو نہیں پڑھتے اور جب بعد قاف کے الف آتا ہی اسے اور پڑھتے ہیں مثلاً اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ
ہ	آمیزش حائے حطی سے بچاتے ہیں خاصۃً جبکہ مقارن حرف متقارب خواہ متجانس خواہ متماثل کے واقع ہوتی ہی مثلاً وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَّاَوْلِيَآئُهُمْ وَجِبَاهُهُمْ تنبیہ ہائے کنایہ پانچ طور پر واقع ہوتی ہی اول جبکہ بعد فتحہ اور ضمہ کے آتی ہی تب صلہ اسکا واؤ معروف ہوتا ہے مثلاً لَهٗ وَصَاحِبَتُهٗ دوم جب بعد حرف ساکن کے مضموم آتی ہی اور حرف ساکن سوائے تحتانی کی ہوتی ہے تب بغیر صلہ کے اسکو پڑھتے ہیں جیسے عَنْهُ سوم جب بعد کسرہ کے مکسور آتی ہے تب صلہ اسکا یائے تحتانی معروف ہوتا ہی مثلاً بِهٖ چہارم جب بعد فتحہ یا ضمہ کے مکسور آتی ہی تب بغیر صلہ کے اسکو پڑھتے ہیں جیسے يَكْتُمْهُ پنجم جب بعد حرف ساکن کے مضموم آتی ہی [illegible]

حروف ہجا	بیان
ء	بہ تحقیق ادا کرتے ہیں خاصۃً جبکہ دو ہمزہ جمع ہوتے ہیں مثلاً ءَ اَنْذَرْتَهُمْ لاکن کلمہ ءَ اَعْجَمِيٌّ کو جو فصلت یعنی حٰمٓ سجدہ میں ہے بہ تسہیل پڑھتے ہیں اور ءَ آلذَّكَرَيْنِ کو جو دو جگہہ سورۂ انعام میں ہی اور ءَ آلْئٰنَ کو جو دو جگہہ سورۂ یونس میں ہے اور ءَ آللّٰهُ کو جو ایک جگہہ سورۂ یونس اور ایک جگہہ سورہ نمل میں ہے بہ تسہیل ہمزۂ ثانیہ یا ہمزۂ ثانیہ کو الف کے ساتھ ابدال کرکے پڑھتے ہیں مگر ابدال کا اکثر رواج ہی تنبیہ تحقیق سے یہ مراد ہے کہ ہمزہ بجا خود ثابت کہا جائے اور تسہیل سے یہ غرض ہے کہ ہمزۂ ثانی درمیان اپنی مخرج اور اس حرف علت کے مخرج سے پڑھا جائے جسکی حرکت ہمزہ ماقبل کو ہی پس اگر پہلا ہمزہ مفتوح ہی تو تسہیل اسکی الف سے ہوگی اور جو مضموم ہی تو واؤ سے اور جو مکسور ہے تو یائے تحتانی سے اور ابدال سے یہ مراد ہی کہ دوسرے ہمزہ کو الف کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے۔
ی	لطیف اور آسان ادا کرتے ہیں خاصۃً جبکہ دو یا جمع ہوتے ہیں تنبیہ اجتماع یائیں کی چار صورتیں ہیں اول جب پہلی یا اپنی حرکت متجانسہ سے ساکن ہو تو اسکو اظہار پڑھتے ہیں مثلاً فِيْ يُوْسُفَ فِيْ يَوْمٍ دوم جب پہلی یا متحرک ہو حرکت مخالف سے اور دوسری ساکن مثلاً اَلْحُسْنَيَيْنِ سوم جب دونو یائیں متحرک ہوں جیسے فَلَنُحْيِيَنَّهٗ چہارم جب پہلی یا مشدد اور دوسری متحرک ہو جیسے لَاٰتِيَ يَوْمٍ تو ان سب صورتوں میں یا کو خوب درست ادا کرتے ہیں۔

فصل پنجم مدات کے بیان میں مد کے معنی زیادتی اور کشش کے ہیں اور اصطلاح قرا میں مد کھینچنے آواز کو بیچ حرف مدہ اور لین کے کہتے ہیں یہ مد دو نوع پر منقسم ہے ایک مد اصلی دوسرے فرعی اصلی مد وہ ہے کہ حروف مدہ اور لین لازم کی گئی ہی کہ انسے کبھی جدائی اور مفارقت نہیں کرتے اور طبیعت انکو خود بخود دراز کھینچتی ہے اس سبب اسکو مد طبعی بھی کہتے ہیں اور مد طبعی کی مقدار برابر ایک الف کے اندازہ کی گئی ہی اس مد اصلی خواہ طبعی میں کسیکو بحث نہیں ہے بخلاف فرعی کے کہ کثرت ابحاث سے نوع بنوع قسمیں اسکی ہوگئی ہیں ہم یہاں انمیں سے چھہ قسموں کو بیان کرتے ہیں اس مضمون کے ساتھ کہ جسکو نو آموز فوراً سمجھہ لیں اور کچھہ تردد اور فکر نکرنی پڑے پس واضح ہو کہ مد کئے جانے کو دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ حرف مدہ خواہ لین کا ہونا اور دوسری یہ کہ مابعد انکے سبب مد کا آنا سو حرف مدہ اور لین کو تو فصل مخارج حروف میں معلوم کر چکے سبب کو یہاں معلوم کرنا چاہئے کہ وہ چار ہیں ایک ہمزہ متحرکہ دوسرے سکون اصلی تیسری حرف مدغم فیہ چوتھے سکون عارضی پس جب کہ بعد حرف مدہ کے کلمۂ واحد میں ہمزہ متحرکہ آتا ہی تو وہاں چار الفی مد کیجاتی ہی اور اسکو مد متصل بھی کہتے ہیں مثلاً جَآءَ سُوْٓءَ سِيْٓءَ اور بعض مصاحف میں جِيْٓءَ کو یوں بھی لکھا ہی جِائٓءَ اور جب بعد حرف مدہ دوسری کلمہ مابعد میں ہمزہ متحرکہ آتا ہی تب ہاں بھی چار الفی مد کیجاتی ہی اور مد میں قصر بھی جائز کہتے ہیں مثلاً مَآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اس مد کو مد منفصل کہتے ہیں اور جب بعد حرف مدہ

خواہ لین کے سکون اصلی آتا ہی تو وہاں سے الفی مد کرتے ہیں اور اسکو مد سکون اصلی خواہ مد لازمی خواہ مد فوق الحرکہ
بولتے ہیں مثلاً نٓ یٰسٓ الٓمّٓرٰ طٰسٓمّٓ اور جب بعد حرف مدہ کے حرف مدغم فیہ یعنی حرف مشدد آتا ہی تو
وہاں بھی سہ الفی مد کرتے ہیں اور اسکو مد مدغمی کہتے ہیں مثلاً دَآبَّۃٍ حَآجُّوْا وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور جب بعد
حرف مدہ خواہ لین کے سکون عارضی یعنی حرف موقوف علیہ آتا ہی تب وہاں زیادہ سے زیادہ سہ الفی اور کم سے
کم یک الفی مد کرتے ہیں اور اس مد کو مد سکون عارضی کہتے ہیں مثلاً خَیْرٌ خَبِیْرٌ اَلْمَوْتُ ان پانچ مد
کے سوا ایک اور مد ہوتی ہے جسکو مد منقلب خواہ مد مبدل بولتے ہیں اور تین الف برابر اسکو کھینچتے ہیں
اور یہ وہاں ہوتی ہی جہاں دو ہمزہ متحرک پاس پاس جمع ہوتے ہیں اور دوسرے ہمزہ کو الف کے
ساتھ ابدال کرتے ہیں مثلاً ءَاللّٰہُ ءَآلْئٰنَ ءَآلذَّکَرَیْنِ سے آللّٰہُ آلْئٰنَ آلذَّکَرَیْنِ **تنبیہ**
صحیح اندازہ مقدار الف کا قاری کامل سے سیکھنے پر منحصر ہی اور واسطے کارروائی کے یہ بھی کہا ہی کہ
بغیر جلدی اور دیری کے ایک مرتبہ عقد کرنا انگلی کا برابر مقدار ایک الف کے ہوتا ہی **فصل ششم ادغام**
صغیر کے بیان میں اصطلاح قرا میں حرف ساکن کو حرف متحرک میں اسطرح پہنچانے کو ادغام کہتے ہیں
کہ ان دونو حرفوں میں فصل اور جدائی نرہی اور حرف مدغم اور حرف مدغم فیہ باہم ملکر ایک حرف مشدد
ہوجاویں اور در تلفظ دونو ایک مخرج سے ادا ہوں اور عضو مخرج کا انکی ادا کیواسطے یکبارگی اٹھے پس اگر
یہ حرف ظاہر پڑھے جاویں تو انکو اظہار اور جو پوشیدہ پڑھے جاویں تو انکو خفا کہتے ہیں ادغام دو طرح کا
ہوتا ہی کبیر اور صغیر ادغام کبیر مذہب ابو عمرو قاری کا ہے اور ادغام صغیر مذہب عاصم ابن ابی النجود
قاری کا ہی جنکی قرأت ہندوستان میں متلو اور مروج ہی اس سبب سے کہ مردم ہندوستان اکثر احناف ہیں اور ابو حنیفہ
شاگرد عاصم کے ہیں جنہوں نے قرأت عاصمی پر کفایت کی پس بروایت حفص راوی دوم عاصم کے جائز ہے
ادغام متماثلین کا مثلاً اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ بَلْ لَّکُمْ بَلْ لَّا لَکُمْ مَا کَسَبْتُمْ
اور جائز ہی ادغام متجانسین کا مثلاً قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ اِذْ ظَّلَمُوْا اَحَطْتُّ
اور یلھث ذلک اور ارکب معنا میں جو سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں ہے ادغام اور اظہار دونو
مروی ہیں اور درست ہی ادغام متقاربین کا مثلاً قُلْ رَّبِّیْ ھَلْ تَّرٰی نَخْلُقْکُّمْ اور ادغام کرتے ہیں
حروف شمسیہ مثلاً اَلشَّمْسُ وَالنَّھَارُ اور حروف شمسیہ سب چودہ ہیں جنکو ہم ایک شعر میں جمع کیے دیتے ہیں
شعر تا و ثا و دال و ذال و را و زا و سین و شین ✤ صاد و ضاد و طا و ظا و لام و نون شمسی ستا ہیں
اور نیز جائز ہی ادغام ذال معجمہ کا تائی فوقانیہ میں بروایت ابو بکر راوی اول عاصم کے مثلاً اِتَّخَذْتُّمْ
ولیکن حروف مدہ بنظر محافظت انکی مد طبعی کے اس ادغام سے مستثنیٰ ہیں مثلاً فِیْ یَوْمٍ قَالُوْا وَھُمْ اور حروف حلقیہ
بھی اس ادغام سے مستثنیٰ ہیں بدو جہتین ایک یہ کہ از روئے قاعدۂ صرف کے حروف حلقی کا ادغام اس
حروف میں جو اس سے زیادہ اندر کو ہی نہیں کیا جاتا ہی مثلاً حا و ھا اور دوسرے ادغام تہانی کیو سطے ہے

اور حروف حلقیہ ادغام سے سختی پاتے ہیں جیسا کہ فسبّحہ ظاہر ہے اور غین معجمہ کا بھی ادغام قاف غلطی ہیں بوجہ
مغائرت مخرج کے نہیں کرتے مثلاً لا تزغ قلوبنا از آنجا کہ یہ مجموعہ اول تو ابتدا ہی سے بیان مختصر پہ لکھے
جانے کو معہود ہوا ہی تاکہ نوآموزوں کو شوق اکتساب علم تجوید کا پیدا ہو دوسرے زیادہ اس سے
بیان کرنا علی الخصوص دقائق و غوامض تجوید کا کام قرا کا ہے نہ مجھہ نابلد محض اور جاہل صرف کا لہذا
اب میں اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں اور بارگاہ برآرندہ حاجات میں دست بدعا ہوں ؎ خدایا بنجامنان
و پاکان خویش ٭ ز انجام اندوہناکان خویش ٭ بیاری زبان سمی سول ٭ کہ خوانیم قرآن بحسب نزول ٭
شود بر طرف اختلاف امم ٭ بگیریم با جادۂ حق بہم ٭ خاتمہ تحقیق سبعہ احرف میں شرح مشکوٰۃ میں ہے
عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فقال گفت ابی بن کعب
ملاقی شد آنحضرت جبرئیل را پس گفت یا جبرئیل انی بعثت الی امۃ امیین بدرستیکہ من فرستادہ شدہ ام
بسوی امتی کہ ناخواندگانند و خواندن و نوشتن نیاموختہ اند منہم العجوز الکبیرۃ بعضے از ایشان پیر زنانے
کلان سال ست عجوز زن مسنہ را گویند و در قاموس گفتہ عجوز مرد پیر و زن پیر و عجوزۃ بہ تانیا مدہ و اگر آمدہ
لغتی وی غیر فصیح ست والشیخ الکبیر و بعضے از ایشان پیر مرد کلان سال ست والغلام
والجاریۃ و بعضے از ایشان کودکانند و دخترانند غلام و جاریہ در اصل بمعنی کودک و دختر ست و بر
غلامان و داہان کہ اطلاق میکنند بجہت حقارت ایشان ست چنانکہ فتا و فتاۃ میگویند زیرا کہ با ایشان معاملہ
پیران میکنند و توقیر و تعظیم نمی نمایند والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط و بعضے از ایشان مردیست کہ نخواندہ
است کتاب را ہرگز اگرچہ آموختہ باشد و علم آن داشتہ باشد قال گفت جبرئیل یا محمد ان القرآن
انزل علی سبعۃ احرف بدرستیکہ قرآن فرستادہ شدہ است بر ہفت لغت و ہفت قرات رواہ
الترمذی وفی روایۃ لاحمد و ابی داود و در روایتی مر احمد و ابی داود را این زیادہ آمدہ قال گفت
جبرئیل لیس منہا الا شاف کاف نیست حرفی از آن حروف مگر آنکہ وی شافی ست مر علتی را کہ در سینہ
ہاست از کفر و جہل و کافی ست در اعجاز و حجت بر صدق نبی و حقانیت دین و الزام منکران و معاندان
وفی روایۃ للنسائی و در روایتی مر نسائی را ہمچنین آوردہ قال گفت آنحضرت ان جبرائیل
ومیکائیل اتیانی بدرستیکہ جبرئیل و میکائیل آمدند مرا فقعد جبرئیل عن یمینی پس نشست
جبرئیل جانب راستای من و میکائیل بیساری و نشست میکائیل از چپای من فقال جبرئیل
اقرأ القرآن علی حرف پس گفت جبرئیل از من بخوان قرآن را در حالیکہ بود قرات جبرئیل بر یک حرف
قال میکائیل گفت میکائیل مر آنحضرت را استزدہ طلب زیادتی بکن جبرئیل را یعنی بگو باوی کہ بر حرف
دیگر ہم بخواند حتی بلغ سبعۃ احرف تا رسید قرآن با جبرئیل ہفت حرف را و کل حرف شاف و کاف
و ہر حرف شافی و کافی ست و چون توسیع شد و تنگی رفت و امر قرات تسہیل و تیسیر پذیرفت مستمع انست

که مذکور شد نمی تواند خواند بخلاف آنکه اگر تنگ نشود و بر یک حرف می ماند وایضاً فیه وعن ابن عباس
قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال گفت ابن عباس که آنحضرت گفت اقرانی جبرئیل علی
حرف خوانانید مرا جبرئیل یعنی قرآن بوحی الهی نخست بر یک حرف یعنی بر یک لغت که لغت حجاز
ست و عرب را هفت لغت بود معروف بفصاحت چنانکه در اول کتاب در کتاب العلم گذشت فراجعته
پس مراجعت کردم جبرئیل را که عرض کند بدرگاه حق توسعه را فلم ازل استزیده پس همیشه بودم که
طلب زیادتی میکردم یعنی مکرر طلب زیادت کردم ویزیدلی و زیاده میکرد جبرئیل برای من حتی
انتهی الی سبعة احرف تا آنکه باخر رسید تا هفت حرف این استزادت و زیادت نه همین وقت و در
یک مجلس واقع شد بامد و رفت کردن جبرئیل و عرض حال بدرگاه صمدیت یا در اوقات متعدده بود
قال ابن شهاب گفت ابن شهاب که زهری مشهور است و از اعلام علمای تابعین بود بلغنی ان
تلك السبعة الاحرف انما هی فی الامر تکون واحدا رسید مرا که آن هفت حرف نیستند آنها در امر دین
مگر یکی یعنی متحد و متفق اند ولا یختلف فی حلال ولا حرام مختلف نمی شوند در حلال و نه در حرام یعنی
مرجع کل معنی واحد است گرچه لفظ مختلف باشند چه قرأت سبع متناقض نمی باشند و همچنین لغات سبع که مراد بحروف
اند متفق علیه وایضاً فیه عن عمر بن الخطاب رض قال سمعت هشام بن حکیم بن حزام بکسر حای مهمله
وتخفیف زا صحابی است اسلام آورد روز فتح و از فضلای صحابه است چنانکه پدر او حکیم بن حزام و پدر وی
برادر زاده ام المؤمنین خدیجه است رضی الله عنها گفت عمر بن الخطاب شنیدم هشام بن حکیم را یقرأ سورة
الفرقان میخواند سوره فرقان را علی غیر ما اقرأها بر وجه مغایر بر آنچه میخواندم من آن سوره را
وکان رسول الله وبود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم اقرانیها خوانانیده بود مرا آن سوره را فکدت
ان اعجل علیه پس نزدیک بودم آنچه من میخواندم آنحضرت خوانانیده بود و وی مخالف آن میخواند نزدیک بودم من
که شتابی کنم بروی و در افتم در وی و غضب کنم بروی ثم امهلته پستر ترک دادم و گذاشتم او را و شتابی نکردم
حتی انصرف تا آنکه برگشت وی از قرأت تمام کرد ثم لببته بردائه پستر اندختم ردائی او را در گردن او
وکشیدم او را فی الصراح تلبیب گریبان گرفتن وکشیدن در خصومت ولبه نحر یعنی پیش سینه که آنجا
ذبح میکنند فجئت به رسول الله پس آوردم من او را نزد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم فقلت پس گفتم
یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها بدرستیکه من شنیدم این را که
میخواند سوره فرقان را بر غیر وجهی که خوانانیدی تو مرا آن سوره را فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
پس گفت آنحضرت ارسله بهل او را باز به هشام فرمود اقرأ بخوان القرءة التی سمعته یقرأ
پس خواند هشام آن قرأت را که شنیده بودم من او را که میخواند فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت
پس گفت آنحضرت همچنین فرو فرستاده شده است این سوره ثم قال لی اقرأ پس گفت آنحضرت مرا بخوان

فقرأت پس خواندم من چنانکه یاد داشتم فقال هکذا انزلت پس اینجا نیز گفت همچنین فرو فرستاده شده است
این سوره پس فرمود که هکذا انزلت گفت ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف بدرستیکه این قرآن
فرو فرستاده شده است بر هفت حرف مراد هفت قرأت یا هفت لغت است تحقیق این در کتاب العلم
گذشت فقرؤا ما تیسر منه پس بخوانید هرچه آسان باشد از قرآن و هرچه خوش آید شما را
متفق علیه واللفظ لمسلم و ایضا فیه وعن ابی بن کعب قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی
گفت ابی بن کعب بودم من در مسجد پس در آمد مردی در حالیکه نماز میکند فقرأ قراءة انکرتها
علیه پس خواند آن مرد قرأتی را که انکار کردم من آن قرأت را بر آن مرد ثم دخل اخر
فقرأ قراءة سوی قراءة صاحبه پس در آمد مردی دیگر پس خواند قرأتی را جز قرأت آن یار خود ظاهرا
این قرأت هم در ابی منکر بوده و لهذا ذکر نه کرد انکار را بر وی فلما قضینا الصلوٰة دخلنا جمیعا
علی رسول الله پس وقتیکه تمام کردیم نماز را در آمدیم همه بر پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم و در بعضی نسخ
فلما قضیا بلفظ تثنیه یعنی وقتیکه تمام کردند آن دو مرد نماز فقلت ان هذا اقرأ قراءة انکرتها علیه
پس گفتم من که این مرد خواند قرأتی را که انکار کردم آن را بروی و دخل آخر فقرأ سوی قراءة صاحبه
و در آمد مردی دیگر پس خواند جز قرأت یار خود فامرهما النبی پس فرمود آن دو مرد را پیغمبر خدا صلی الله
علیه وآله وسلم که باز بخوانید فقرأ پس خواندند آن دو مرد فحسن شانهما پس تحسین کرد آنحضرت
حال آن دو مرد را و مقرر داشت قرأت هر دو را فسقط فی قلبی من التکذیب پس افتاد در دل من
از تکذیب و انکار از جهت تحسین و تقریر آنحضرت هر دو قراة را بگمان آنکه کلام خدا یکی باید که بر یک وجه شاید
هر کسی هر طوریکه خواند چون روا باشد ولا اذ کنت فی الجاهلیة و نبود این تکذیب و انکار وقتیکه بودم در جاهلیت و
این مبالغه است از جهت آنکه در جاهلیت جاهل بود و وقوع تکذیب در آنحالت چندان مستبعد نبود و
عظیم نمی نمود و بعد از حصول یقین و معرفت عظیم نمود فلما رای رسول الله پس هنگامیکه دید پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله وسلم ما قد غشینی چیزیکه پوشید و در گرفت مرا از وسوسهٔ شیطان که بسر حد تکذیب و
انکار آورد ضرب فی صدری زد آنحضرت دست مبارک خود در سینهٔ من بجهت تصرف کردن در
ازالهٔ وسوسه و انکار ففضت عرقا پس روان شد از من خوی فیضان کثرت آب چنانکه روان گردد
و فضت بکسر و سکون ضاد و کانما انظر الی الله فرقا و چنان شدم گویا که می بینم بسوی خدا از خوف
فرق بفتح فا و را ترسیدن فقال لی پس گفت آنحضرت مرا یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف
فرستاده شد یا فرستاد الله تعالی وحی بسوی من که بخوانم یا که بخوان قرآن را بر یک حرف ارسل بلفظ مجهول و
معلوم هر دو روایت است و اقرأ بلفظ متکلم و امر و چون دیدم که قرأت بر یک حرف تنگ خواهد شد بر امت
فرددت الیه ان هون علی امتی پس مراجعت کردم بدرگاه حق سبحانه که آسان گردان کار قرأت را بر امت من

وتوسعه کن بر ایشان فرستاد پس رد کردم بار دیگر حق تعالی وجواب داد وحی فرستاد الی الثانیة بسوی من
بار دوم که اقرأ علی حرفین بخوان قرآن را بدو حرف فرددت الیه پس رجعت کردم بسوی وی تعالی
دیگر بار ان اهون علی امتی که آسان گردان بر امت من و هنوز توسعه کن فرد الی الثالثة پس رد کرد
ورجوع نمود حق سبحانه تعالی بسوی من بجواب و وحی فرستاد بسوی من سوم بار اقرأه علی سبعة احرف
بخوان قرآن را بر هفت حرف رواه مسلم وایضاً فیه وعن زید ابن ثابت از اجله فقهای
صحابه وکاتب وحی است و اعلم بود بفرائض قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل یمامة گفت زید
بن ثابت که فرستاد کسی را بسوی من ابابکر صدیق وطلبید مرا پیش خود ودر وقت اهل یمامه وابن مقتل
بنی حنیفه بود که کشته شد در وی مسیلمه کذاب لعنة الله علیه در خلافت صدیق چنانکه در کتاب الزکوة
گذشت و در وی بسیاری از قرای قرآن کشته شدند پس رفتم من نزد ابی بکر فاذا عمر بن الخطاب عنده
پس ناگاه عمر نزد ابی بکر بود رضی الله عنهما قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال گفت ابوبکر که عمر آمد نزد من
پس گفت ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القران بدرستیکه کشتن بتحقیق سخت و بسیار شد
وگرم شد نزد یمامه بخوانندگان قرآن و حافظان وی و عرب کار سخت را حار گویند و گفته اند عدد کسانیکه
کشته شد در وی از قراء هفتصد بود وانی اخشی ان یستحر القتل بالقراء بالمواطن وبدرستیکه من می ترسم
که گرم سخت شود قتل بقراء در جاهای جنگ فیذهب کثیر من القران پس برود بسیاری از قرآن که
هر کس از هر چیزی از ان یاد دارند وانی اری ان تامر بجمع القران بدرستیکه من مصلحت می بینم که تو
امر کنی بسبب جمع کردن قرآن در مصحف قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله ابوبکر میگوید
گفتم من به عمر چگونه میکنی تو و در روایتی کیف نفعل چگونه می کنیم ما چیزی را که نکرده است آنرا
پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم فقال عمر هذا والله خیر پس گفت عمر این جمع کردن قرآن بخدا
سوگند بهتر است و بدعت حسنه است وبعضی بدعتهاست که واجب است کردن آن مثل تعلیم صرف و
نحو وبعض مستحب چنانکه بیان آن در باب الاعتصام بالکتاب والسنة گذشت فلم یزل عمر یراجعنی
پس همیشه بود عمر که مراجعت میکرد و مکرر میگفت که می باید کرد حتی شرح الله صدری لذلک تا آنکه کشاد
خدا تعالی سینه مرا برای آن یعنی جمع کردن وپسند افتاد مرا رائی عمر ورایت فی ذلک الذی رای عمر
ودیدم خیر ومصلحت در آن باب آنچه خیر ومصلحت دید عمر و رای زدم من در این باب آنچه رای زد عمر قال زید
قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل گفت زید بن ثابت گفت ابوبکر که تو مرد جوان عاقلی لا نتهمک
تهمت نمیدارم ترا بسهو وغفلت و خیانت وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله وتحقیق بودی تو که
می نوشتی وحی برای پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم فتتبع القران واجمعه پس طلب کن قرآن را از
هر جا که یابی وجمع کن او را فتتبع طلب چیزی در رفتن در پی وی گفت زید بن ثابت فوالله لو کلفونی نقل

جبل من الجبال پس بخدا سوگند اگر میفر مودند مرا مردم از جای بجای بردن کوهی را از کوهها
ماکان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن نمی بود این تکلیف گران تر بر من از آنچه امر کردمرا
ابوبکر از جمع کردن قرآن و تکلیف نه باندازۀ طاقت کار فرمودن کسی را و امر کردن بچیزی که مشقت
ست در آن قال گفت زید بن ثابت قلت لابی بکر گفتم من مر ابی بکر را کیف تفعلون
شیئا لم یفعله رسول الله چگونه می کنید شما چیزی را که نکرد آن را پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم
قل هو والله خیر گفت ابوبکر این یعنی جمع کردن قرآن امر خیر ست فلم یزل ابوبکر یراجعنی
حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر ابی بکر و عمر پس همیشه بود ابوبکر که مراجعت
میکرد مرا و باز میگردانید این سخن را تا آنکه کشاد خدا تعالی سینۀ مرا بچیزی که کشاد خدای تعالی برای آن
سینۀ ابوبکر و عمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب پس طلبیدم من قرآن را در حالیکه فراهم می آرم
او را از عُسب بضم عین و سکون مهملتین جمع عسیب شاخ خرما که برگ نیاورده باشد یا شاخ وی که برگ
از وی جدا کرده باشند و بعضی به برگ خرما تفسیر کرده اند واللخاف و تتبع کردم قرآن را از لخاف
بکسر لام و تخفیف خای معجمه جمع لخفه بفتح سنگ سفید تنک و در روایتی والرقاع واز رقعها و پارها
از پوست یا کاغذ و در روایتی و قطع الادیم و از شانه های شتر و گوسپند و در روایتی والاضلاع
و استخوان های پهلو و مانند آن که هر کسی پارۀ از قرآن بر ین ها نوشته میداشت وصدور الرجال
و از سینه های مردان که یاد داشتند از صحابه و اصل معتمد همین ست و یافتن از عسب و لخاف و جز آن تقریر
بر تقریر ست و قرآن متواتر ست و یقینی ست تا همه صحابه اتفاق نمیکردند و اجماع نمی نمودند نوشتن
صورت نه بست و آنکه گفت حتی وجدت آخر سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری
تا آنکه یافتم آخر سورۀ توبه را با ابی خزیمه بضم خای معجمه و فتح زای لم اجدها مع احد غیره
نیافتم از نزد هیچ یکی غیر او و آن آخر سوره این ست لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی خاتمة براءة
تا خاتمه سوره که در اول او براءة من الله و رسوله و آنرا سورۀ توبه میگویند معنیش آنست
که نوشته نیافتم نه محفوظ و همچنین در بعضی روایات آمده ست که سوگند می دادند کسی را که نزد وی
می یافتند که این قرآن ست یا می گزشت بروی دو گواه و مراد بآن تاکید و تحقیق و مبالغه در احتیاط ست
و شیخ ابن حجر گفته که مراد بدو گواه حفظ و کتابت ست و سخاوی در جمال القراء گفته که مراد این ست که
گواهی میدادند که این مکتوب نزد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نوشته شده ست و بمجرد حفظ اکتفا نمی نمودند انتهی
و ایضا فیه وعن انس بن مالک ان حذیفة بن الیمان قدم علی عثمان روایت ست
از انس که حذیفه قدوم آورد بر عثمان رضی الله عنه و کان یغازی اهل الشام فی فتح ارمینیة بود حذیفه
که غزا میکرد اهل شام را در فتح ارمینیه بفتح همزه و سکون را و کسر میم و سکون تحتانیه اول و کسر نون خفت

تحتانیه ثانیه کذا فی کتاب المغنی و در قاموس بکسر همزه گفته و از جامع الاصول بتثلیث همزه نیز
نقل کرده اند و به تشدید یای ثانیه نیز گفته اند و اذربیجان مع اهل العراق و غزا میکرد
آذربیجان را با اهل عراق و آذربیجان بمد همزه و فتح ذال معجمه و سکون را و کسر موحده و سکون تحتانیه و
جیم و فتح موحده نیز آمده فافزع حذیفة لعثمان پس گفت حذیفه مر عثمان را یا امیر المومنین
ادرک هذه الامة قبل ان یختلفوا فی الکتاب دریاب این امت را و دستگیری کن
پیش از آنکه اختلاف کنند در کتاب الله اختلاف الیهود والنصاریٰ مانند اختلاف کردن یهود و
نصاریٰ در کتاب خود که هر کدام تغیرها دادند و تحریف ها نمودند گفته اند که سبب آن بود که حقتعالی
محافظت و نگهبانی کتاب ایشان را با ایشان گزاشت چنانکه فرمود استحفظوا من کتٰب
الله لاجرم تغیرها و تحریف ها بدان راه یافت و در شان قرآن مجید فرموده وانا له
لحافظون خود حافظ و نگهبان این شده و با نگهبانی وے تعالی خلل و تغیر و تبدیل
محال باشد فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف پس فرستاد امیر المومنین
عثمان کسی را بسوئے ام المومنین حفصه که بفرست بسوئے ما آن صحیفها را که پیش تست ننسخها
فی المصاحف بنویسیم ما آنها را در مصحفهائے متعدده ثم نردها الیک پس تر باز میفرستیم
آنها را بسوئے تو فارسلت بها حفصة الی عثمان پس فرستاد آن صحیفها را حفصه
بسوئے عثمان فامر زید بن ثابت پس امر کرد عثمان زید بن ثابت را و عبد الله الزبیر
و سعید بن العاص و عبد الله بن الحارث بن هشام این صحابه را امر کرد و درین میان
زید بن ثابت انصاری ست و باقی سه کس قریشی اند فنسخوها فی المصاحف پس نوشتند
آنها را در مصحفها وقال عثمان للرهط القرشیین الثلٰث و گفت عثمان مر گروه قریشیان را
که سه تن بودند اذا اختلفتم انتم و زید بن ثابت فی شیء من القرآن چون مختلف شوید
شما که قریشیانید و زید بن ثابت که از انصار ست در چیزے از لغات قرآن فاکتبوه بلسان
قریش پس بنویسید آنرا بزبان قریش فانما نزل بلسانهم زیرا که فرود نیامده است
قرآن مگر بزبان ایشان و لغت ایشان و سابقاً معلوم شد که قرآن در اصل به لغت قریش
فرود آمده و به التماس آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم توسیع یافت و رخصت آن شد که هر کس
به لغت خود بخواند الا آنکه امیر المومنین عثمان باتفاق صحابه بخوف اختلاف مردم باسقاط
آن لغات امر کرد و همه را قرائت بلغت قریش فرمود این ست معنی قول وی که بنویسید
آنرا بلغت قریش ففعلوا پس کردند این صحابه مذکورین آنچه امر کرد عثمان رضی الله عنه
اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان رضی الله عنه الصحف الی حفصة تا آنکه

وقتیکہ نسخہ برداشتند صحف را در مصاحف باز گردانید عثمان آں صحف را بسوئی حفصہ
وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا و فرستاد عثمان رض بسوئے ہر ناحیہ از دیار اسلام
مصحفے ازاں مصاحف کہ انتساخ نمودند وافق بضمتین و بضم و سکون نیز آمدہ و ناحیہ و
کرانہ یا انچہ ظاہر ست از کرانہ آسمان کہ کواکب ازاں طلوع و غروب کنند و چوں ہر بلد را
افقے دیگر ست آفاق میگویند و بلاد میخوانند وامر بما سواہ من القرآن فی
کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق وامر کرد عثمان رض بانچہ بود جز آں مصاحف از قرآن در
ہر صحیفہ یا مصحف تا کہ سوختہ شود یا پارہ پارہ کردہ شود و ظاہر امراد از صحیفہ آں بود کہ
در رقاع و لخاف وجز آں بود و بہر مصحف انچہ نزد حفصہ بود تواند کہ شک راوی باشد
یحرق بجائے حائے مہملہ و خائے معجمہ ہر دو روایت ست و اول اکثر ست و ظاہر حدیث آنست کہ
انچہ نزد حفصہ بود بعد از وفائے وعدہ رد کرد نیز سوختند و اختلاف ست در عدد مصاحف
کہ فرستاد عثمان رض بآفاق مشہور آنست کہ پنج بود و ابو داؤد گفتہ شنیدم ابا حاتم سجستانی
را کہ گفت ہفت مصحف بود کہ فرستاد آنہا را بمکہ و شام و یمن و بحرین و بصرہ و کوفہ و نگاہداشت
یکے را بمدینہ انتہی خلاصہ ان روایات اور انکی مانند کا شیخ عبد الحق دہلوی شرح مشکوٰۃ
کے کتاب العلم میں تحت روایت أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا
ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ مرویہ ابن مسعود کی لکھتے ہیں آوردہ اند کہ اول قرآن نازل شد بلغت
قریش کہ لغت آنحضرت بود و چوں بر سائر عرب تکلم بہ آں شاق آمد آنحضرت از حضرت عزت التماس
نمود کہ دریں امر توسعہ شود امر آمد کہ ہر کس بہ لغت خویش بخواند و ہمچنیں میخواندند تا زمان امیر المومنین
عثمان و چوں وے رضی اللہ عنہ مصاحف متعددہ بنویسانید و بہ بلاد اسلام فرستاد قرار بر ہماں لغت داد کہ
زید بن ثابت بہ امر ابی بکر بہ استصواب عمر رضی اللہ عنہما جمع کردہ بود و امر کرد بہ محو باقی لغات
بجہت مشاہدہ اختلاف مردم بایکدیگر و تکفیر بعضے بعضے و نماند ازاں لغات مگر چیزے اندک و
متفق شدند بر آں صحابہ و باقی ماند بعد ازاں تا رسید بقرائے سبعہ بہ اسانید متصلہ و باقی ماند اختلافے
کہ دریں لغت مقررہ بود از ادغام و امالہ و وقف و جز آں از انچہ میان ایں قراء بحسب اختیار و
ترجیح مختلف افتادہ ست انتہی اس سے ظاہر ہے کہ سبعہ احرف کیا چیز ہیں اور قراء سبعہ
کی قراءتیں کیا چیز ہیں اور پھر یہ قراءتیں موجود ہیں اور سبعہ احرف مفقود ہیں اور پھر قراءتیں
بھی سات نہیں ہیں دس ہیں بلکہ چودہ ہیں جنکے قراء بوجہ کثرت و قلت شہرت کے
شموس اور بدور کہلاتے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ دو دو راوی ہیں جیسا کہ
جدول ذیل سے ظاہر ہیں

جدولِ قرّاء

شموس: اسامی	شموس: راوی اول	شموس: راوی دوم	بدور: اسامی	بدور: راوی اول	بدور: راوی دوم
نافع مدنی	قالون	ورش	ابوجعفر مدنی	عیسیٰ	ابن جماز
ابن کثیر مکی	بزی	قنبل	ابن محیصن مکی	بزی	ابن شنبوذ
ابوعمرو بصری	دوری	سوسی	یعقوب بصری	رویس	ابوالحسن
ابن عامر شامی	ہشام	ابن ذکوان	یحییٰ بصری	ابوایوب	ابن فرح
عاصم کوفی	ابوبکر	حفص	حسن بصری	دوری	عیسیٰ ثقفی
حمزہ کوفی	خلف بزاز	ابوعیسیٰ خلاد	سلیمان اعمش کوفی	مطوعی	شنبوذ
کسائی کوفی	ابوالحارث	دوری	خلف بزار کوفی	اسحٰق درداد	ادریس

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مطالب ضروری تجوید سے ترتیب پاکر ختام کو پہنچا امید ہے کہ نو آموزوں کو فائدہ بخشے اور مؤلف کا اپنے دم آخر تک معین ہو اللّٰہم ارزقنا تلاوت القرآن ووفقنا لحسن الاعمال واجرنا من النار واحشرنا من الصالحین وصل علیٰ سیدنا ومولٰنا وشفیعنا محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ قرأت الموسوم بہ موجز البیان من تصنیفات جناب مولوی علی نقی صاحب حسب فرمائش جناب مشفقی اشفقی منشی سید منصور علی صاحب صدر قانون گوی رجسٹرار تحصیل گڑھل ضلع مین پوری باحسن الوجوہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری میں چھپکر تیار ہو گیا از آنجا کہ مصنف نے حق تالیف مطبع ہذا کو ہبہ کر دیا ہے بنا براں کوئی شخص بدون اجازت مطبع ہذا کے چھاپ نہیں سکتا۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

الحمد

سید علی حسین مالکِ مطبع یوسفی دہلی۔

فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

الحمد للہ والمنۃ کہ بفضل ایزد کون ومکان وتفضلات مالک دوجہان المسمّی بہ

موجز البیان ۱۳

فی

ترتیل القرآن

من تصنیفات مولانا ماہر علوم فن قرأت جناب مولوی قاری سید علی نقی صاحب دام برکاتہم

بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسنین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علی اللہ فی کل الامور توکلی + وبالخمس من آل العباء توسلی

بعد حمد خدائے جل وعلی و درود بر خمسۂ ارباب کسا علیہم التحیۃ والثنا کے ہیچمدان ژولیدہ بیان **علی نقی نقوی**
اثنا عشری غفر اللہ لہ ولوالدیہ چند قواعد ضروری جابجا رسالجات تجوید یا مور بہ قرآنیہ سے فراہم لاتا ہی اور واسطے
سکھانے علی الخصوص اپنے بھتیجے سید مہدی حسن اور بھانجے سید حامد حسین اطال اللہ اعمارہما کے ضبط اوراق کرتا ہے
اور زیادہ اسکے سال کا مطالب ضروری قرار دیتا ہی اور بنظر با یجاز بیانی نام اسکا **موجز البیان فی ترتیل**
القرآن رکھا ہی یہ مجموعہ بمفاد ارشاد جناب باب مدینہ علم نبوت و رسالت علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیاۃ
الترتیل حفظ الوقوف وبیان الحروف کے دو بابوں میں ترتیب دیا جائیگا پہلا باب حفظ وقوف میں
ہوگا اور دوسرا بیان حروف میں اور تکمیل ان بابوں کی بوسیلہ چند چند فصول اور تنبیہات اور فوائد
مناسب محل اور مقام کی ہوگی اور قبل از آغاز مقصود ایک مقدمہ اور بعد از اختتام ایک خاتمہ بھی ہوگا
اور اللہ معین و مددگار ہی جسکے بھروسہ پر یہ لکھا جاتا ہی واسئل اللہ التوفیق والاعانۃ والصیانۃ وتیسیر ما قصدہ
وان ینفعنی فی الحیوۃ وبعد الممات حسبی اللہ ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم
مقدمہ جاننا چاہیے کہ علم قرات قرآن مجید و تلاوت فرقان حمید کو تجوید کہتے ہیں اور تجوید مصدر ہے
اسم مجرد جودۃ سے جسکے معنی نیک اور بہتر کرنے کے ہیں اور اصطلاح قرا میں تجوید سے یہ مراد ہے کہ با ادا
حقوق حروف نہایت درجہ کی لطافت اور نزاکت اور بکمال مرتبہ کی دل آویزی اور حلاوت کے ساتھ
با آواز حزین و دردناک مطابق محاورہ عرب اور انکے لحون و اصوات کے قرأت و تلاوت قرآنی ہو کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا یعنی خوب اور نیک
کردو تم قرآن کو ساتھ آوازوں اپنی کے اسلئے کہ صوت حسن زیادہ کرتی ہی حسن قرآن کو اگر تامل ہو کہ صوت تو
داخل غنا ہے اسلئے کہ اہل غنا نے جمیع اقسام اصوات کو احاطہ کیا ہی اور غنا محرمات سے ہے جسکی حرمت
کتاب اللہ سے ثابت ہے کما قال اللہ عزوجل ؎ واجتنبوا قول الزور یعنی اجتناب کرو تم قول زور سے

اور فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ یعنی وہ لوگ کہ واسطے باطل کے حاضر نہیں ہوتے اور آیا ہی
ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و
یتخذہا ھزوا اولئک لہم عذاب مہین یعنی از جملہ مردم وہ کوئی ہی کہ خرید کرتا ہی کلام باطل کو
کہ گمراہ کرے آدمیوں کو راہِ خدا سے از روی نادانی اور راہِ خدا کو محلِ استہزا قرار دیوے یہ وہ لوگ ہیں
کہ واسطے انکے ایک بڑا عذاب خوار کنندہ مقرر ہی تو اس صورت میں تضاد ہوا اور تقدیم نفتیقین کی مِن قبیل محالات
ہے تو ہم کہتے ہیں کہ واسطے تحریم غنا کے آیات مستدلہ بے شبہہ نص قطعی ہیں مگر یہہ کہنا کہ صوتِ حسن تو داخل غنا
ہے اسلئے کہ اہلِ غنا نے جمیع و تمام اصوات کو احاطہ کیا ہی کئی وجوہ سے ساقط ہی از انجملہ ایک یہہ کہ جن
اصوات کو اہلِ غنا نے احاطہ کیا ہی کچھہ ضرور نہیں کہ وہ سب حرام ہوں حرام وہی اصوات ہیں جنکی حرمت
شرع شریف سے ثابت ہے کتبِ سماویہ اور نوامیس سابقہ مثل توراۃ وغیرہ کے منسوخ کہی جاتی ہیں تو اب اس کلام کے
موافق چاہیے کہ جو کچھہ انمیں ہی سب منسوخ ہو حالانکہ بسیول احکام واجب الاتباع انمیں ابتک موجود ہیں
جیسے خدا کو واحد اور بیمثل اور سزاوار پرستش وغیرہ جاننا چاہیے دوسرے ان جمیع اصوات کی تحریم کو کوئی ایسی نص
قطعی چاہیے جو ناسخ صوتِ حسن کی بھی ہو مجرد قیاس کافی نہیں ہو سکتا تیسرے غنا اور چیز ہے اور
صوتِ حسن اور چیز وہ محتاج تعلیم و تکلف ہے اور یہہ غیر محتاج محض عادتِ جبلی اور طبعی اہل عرب کی ہی
چوتھے جب صوتِ حسن لغتاً و عرفِ عام میں اطلاق غنا سے مقدس ہے تو صرف اربابِ موسیقی کا اسکو
اصواتِ غنائیہ میں احاطہ کرنا کفایت نہیں کرتا اسلئے کہ مدارِ احکام شریعت کا لغت اور عرفِ عام پر ہے نہ
کسی گروہ کی مصطلحہ خاص پر پانچویں جنکی محاورہ اور لغت میں قرآن شریف نازل ہوا ہے وہ صوتِ حسن
اور غنا میں فرق کرتے ہیں اور ایک کو دوسری کا مرادف نہیں جانتے کما یشہد بہ محاوراتہم چھٹے غنائیہ وہ اصوات
ہیں جو مختص بہ اتِ عشاق و فساق اور اہل کتاب ہیں نہ وہ اصوات جو ملازمہ لغتِ اہل عرب ہیں حدیث میں وارد ہے
اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتہا وایاکم ولحون اہل العشق واہل الکتابین یعنی پڑہو تم قرآن کو ساتہہ لحون عرب اور آوازوں
انکے اور پرہیز کرو تم لحون اہل عشق اور اہل کتاب سے ساتویں صوتِ حسن کے دو نوع ہیں ایک وہ جو راگ و رنگینی اور
اسکی ترجیع و تحریر خواہ تحریک اور آہنگ وغیرہ ما یتعلق بہا کو شامل ہے اور دوسرا وہ کہ جو انسب اطلاق
سے مبرا اور مشابہت سہبانوں اور مماثلت نوحہ خوانوں سے منزہ ہی پس نوعِ اول البتہ داخلِ غنا
ہی نہ نوعِ ثانی جیسا کہ حدیث مرویہ حذیفہ یمانی سے مستفاد ہے سیجیٔ قوم من بعدی یرجعون بالقرآن

فیروز آبادی در قاموس و معنی زور نوشتہ و مجلس الغنا و ابن اثیر در نہایہ آوردہ الزور الکذب و باطل والتہمۃ وجون غنا
از باطل ست مر زور داخل باشد و فی مجمع البحرین الزور الکذب والباطل والتہمۃ و روی انہ یدخل فی الزور الغنا و سائر
الاقوال الملہیۃ و در معالم و جلالین آوردہ قال مجاہد فی قولہ تعالی الذین لا یشہدون الزور ای لا یحضرون الغناء و فی تفسیر المدارک
[illegible] الباطل [illegible] اللہو و لغنا [illegible] فی تفسیرہ لغنا [illegible] الحسن البصری [illegible]

ترجیع الغناء والرہبانیۃ والنوح لایجاوز حناجرہم مفتونۃ قلوبہم وقلوب الذین یعجبہم شانہم یعنی قریب آویگی بعد
میرے ایک قوم کہ ترجیع کریگی قرآن میں ترجیع راگ گانے اور رہبانوں اور نوحہ خوانونکی با آواز قمری یا کبوتر
کی نہیں تجاوز کریگا قرآن حلقوم انکی سے فتنہ میں پڑے ہیں قلب انکے اور قلب اُن لوگوں کے جو شگفت
یا خوشی میں لاتی ہی شان انکی آٹھویں اہل عرب کے محاورات سے ہے کہ جب بعد حروف مدہ خواہ
لین کے ہمزہ متحرکہ یا سکون اصلی خواہ عارضی یا حرف مدغم فیہ آتا ہے تب وہ اپنی آواز کو بمقدار معین
دراز کرتے ہیں یا آنکہ جب کسی کلمہ میں دو ہمزہ متحرکہ مثل ءَاللّٰہُ کے آتے ہیں تب وہ ہمزۂ ثانی کو الف
کے ساتھ ابدال کرکے اُس کلمہ کو بمقدار تین الف کے کھینچتے ہیں جیسے آللّٰہُ اور نہیں تو نہیں اور پھر آمین
بھی کیا یعنی جو غنا یا شائبۂ غنا پایا جاوے اور اہل غنا اسکے خلاف اپنی خواہش نفسانی سے جس مقام پر
اور جسقدر چاہتے ہیں آواز کو حلق میں ہلا ہلا کر اور مینڈھیں دیکر اس راگ کا وہ گنی ہیں جسکی اُنکو دھن چلی
ہے اونچا اور نیچا اور کوتاہ و دراز کرتے ہیں ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا نویں اگر
غور کیا جاوے تو وسعت اور طوالت اسکی کہ اہل غنا نے جمیع اقسام اصوات کو احاطہ کیا ہے نطق ناطقہ تک
پہنچتی ہے حالانکہ خود حرام و حلال کنندۂ اشیا اپنی کتاب کے سورۂ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے وَقُرْآنًا
فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ یعنی اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہمنے اسکو بانٹکر کہ پڑھے تو
اسکو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر اور سورۂ فرقان میں فرماتا ہے وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا یعنی اور پڑھ سنایا ہمنے
اسکو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا یعنی اُتارا ہمنے اسکو ترتیل کے ساتھ اور سورۂ مزمل میں ارشاد کرتا ہے وَرَتِّلِ
الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا یعنی پڑھ تو قرآن کو ساتھ ترتیل کے تو اب یہاں سے اور بھی ثابت و متحقق ہوا کہ احاطہ
کرنا اہل غنا کا جمیع اقسام اصوات کو محض باطل اور صوت مابہ النزاع کا غنائے محرمہ سے کہنا بدرجہ اولے
عاطل ہے دسویں اتماماً للحجت کہا جاتا ہے کہ نہ ہمکو اہل غنا سے کچھ مطلب ہے اور انکی اس احاطہ سے
سروکار ہے نزول قرآن شریف کا مطابق لغت عرب کے ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَأَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا
یعنی اور نازل کیا ہمنے اسکو قرآن عربی اور فرمایا ہے هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ یعنی یہ زبان ہے
عربی آشکارا پس ہمکو نظر باتباع مفہوم آیات الٰہیہ اور مراقبۂ ارشادات مشرح نبویہ قراءت تلاوت قرآنیہ بنا دیہ
اصوات عرب اور فہم عرف انکی لازم و متحتم ہے اور جب صنعت حسن کا متحقق ہو لیا اور صوت حسن داخل تجوید ہے

الغناء والنیاحۃ ونقل البیہقی فی شعب الایمان عن مجاہد فی تفسیر مجالس الغناء ۱۲ ع قال فی تفسیر المدارک لہو الحدیث
نحو السمر والغناء کان ابن مسعود وابن عباس رض یحلفان انہ الغناء وانہ مفسدۃ للقلب مفنیۃ للمال مسخطۃ للرب ودر
تفسیر کشاف آوردہ لہو الحدیث نحو الغناء وتعلم الموسیقیات وفی درر المعانی لہو الحدیث ہو الغناء والمضمار وفی المغنی لہو الحدیث ہو الغناء
حرام بہذا النص من استحلہ فقد کفر ولا یستحلہ الا الاباحیون ومن استحلہ فہو منافق لقولہ ان الغناء ینبت النفاق کما ینبت الماء النبات وفی تفسیر
ابی اللیث وہی مجاہد عن ابن عباس لہو الحدیث یعنی المغنی وفی تفسیر الیسیر لہو الحدیث الغناء وتعلم الموسیقیات وما یعنی بہ کالدف والطنبور والبربط

اور فرضیت تجوید کی مفتی بہ علماء ہی جیسا کہ مقصود القاری میں ہے کہ دانستن و خواندن قرآن بتجوید کہ آں عبارت از
دادن حروف ہاست حق آں حروف فرض عین و لازم ست بر ہر کس کہ قرآن خواند از برائے آنکہ تجوید نازل شدہ و
ہمچنیں از آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسائط اساتذہ ثقہ بما رسیدہ پس تارک آں آثم باشد و ناخواندنش اولی است
از خواندن او چنانکہ در شرح مقدمہ جزری آوردہ اگرچہ فقہائے عظام بسبب آنکہ نماز فرض عین ست و در رکت و
خطا کردن بعضے جا از تجوید وسعت کردہ نماز جائز داشتہ اند اما بترک امامت اینچنیں کس فرمودہ اند انتہی بقدر
الحاجۃ تو آپ معلوم کرنا چاہئے کہ اس تجوید کے تین مرتبہ ہیں اول ترتیل دوم تدویر سوم حدر پس ترتیل
جو تجوید کے تینوں مراتب میں اعلیٰ و افضل ہی وہ ہے جسکی تفسیر میں القرآن معہٗ و ہو مع القرآن فرماتے ہیں
بین القرآن تبیینا و لا تہذہ ہذ الشعر و لا تنثرہ نثر الرمل یعنی پڑھ تو قرآن کو اور ادا کر تو حرفوں کو اسکے اور ظاہر
کر تو ظاہر کرنا اور حرکت نہ کر تو مثل حرکت شعر کے اور نہ بکھرے ٹکڑے تو توڑ توڑ کر پراگندہ اور پریشان نکر تو
مثل پراگندگی ریت کی اور امام ناطق حضرت جعفر صادق صلوٰۃ اللہ وسلامہ علی آبائہ و اولادہ فرماتے ہیں کہ
ترتیل وہ ہی کہ پیلا ہے یعنی خلط ملط کر کے قرآن شریف کو نہ پڑھے صاف بیان سے پڑھے تنبیہ ہم دیکھتے ہیں کی فی
زماننا بیشتر لوگ قرآن شریف کے پڑھنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں اور اکثر حرف مابعد کو اپنی حرف ماقبل سے
جدا نہیں کرتے حالانکہ ایک اس سے معنی بڑی قباحتیں ہیں مثلاً اگر سورہ فاتحہ ہی میں الحمد کی دال کو للہ کی لام
سے علیحدہ نکریں تو دلل یا للہ کی ہا رکو رب العالمین کی را سے جدا نکریں تو ہرب یا مالک کے کاف کو یوم الدین
کی یا سے تفریق نکریں تو کیو یا ایاک کے کاف کو نعبد کے نون سے ملا دیں تو کنع یا وایاک کے کاف کو نستعین کے
نون سے وصل کریں تو کنس یا انعمت کی تا کو علیہم کی عین سے لاحق کریں تو تعل یا غیر المغضوب کی با کو علیہم کی عین
سے جدا نکریں تو بعل نام شیطان کے پیدا ہو جاتے ہیں پس چاہئے کہ آہستہ آہستہ ٹھیر ٹھیر کر قرأت قرآن شریف
کی کرے اور حرف مابعد کو اپنے حرف ماقبل سے نہ ملاوے اور ہر ایک حرف کو اسکا پورا پورا حق حرکات و سکنات اور
تشدید و مد و اشباع وغیرہ سے مع انکی صفات ذاتی اور عارضی کے خوب ظاہر اور روشن طور پر ادا کرے اور مراتب
وقوف کو کمال احتیاط اور نگہبانی سے پورا پورا مرعی رکھی جیسا کہ مذہب عثمان معروف ورش مصری راوی دوم
نافع مدنی اور عاصم اور حمزہ کوفیین کا ہی تنبیہ جب کسی کلمہ کے آخر میں حرکات ثلثہ سے کوئی حرکت ہوتی ہی
اور کلمہ مابعد کے اول کا حرف موافق اس حرکت کے ہوتا ہی تو اس حرکت کو بقدر سیر اور زیر پڑھتے ہیں کہ حرف
موافق اس حرکت کا اس سے ظاہر ہوتا ہے جیسے ملکِ یوم الدین میں کسرہ کاف ملک کو سیر اور زیر پڑھنے سے
یاء تحتانی اور ایاک نعبد و ایاک نستعین میں ضمۂ دال کو سیر اور پیش پڑھنے سے واؤ معروف ظاہر ہوتا ہی اس
قاعدہ کو اشباع کہتے ہیں اور حدر جو تجوید کے مراتب سے ادنیٰ اور تیسرا ہے یہ ہی کہ آواز کے ساتھ بذریعہ
قصر اور ادغام اور اختلاس اور ابدال کے دو دو کو ایک میں لپیٹ کر قرأت کرے جیسا کہ مذہب عیسیٰ

تفسیق مع ماشبہ ذلک و کل ذلک حرام و فسق و مجلوس علیہ معصیۃ والتلذذ بہ کفر ۱۲ مقدمہ نام کتابی ست کہ شارح آں شیخ عبد الحق

معروف بقالون اور ورش اول نافع مدنی اور عبد اللہ معروف مکی بہ ابن کثیر اور زبان معروف ابو عمرو بصری قاریاں کا ہی
تنبیہ جہاں تین الف برابر مد کرتے ہیں وہاں ایک الف برابر مد کرنیکو قصر اور جہاں لفظوں کو جدا جدا
پڑھنا ہی وہاں ملاکے پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں جیسے وَالْجِبَالَ اَوَّ تَاذًا وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا
اور مانند انکی اور جہاں پوری حرکت پڑہنی ہے وہاں اندازہ سی دو تہائی حرکت پڑہنی اور ایک تہائی
حرکت گرا دینی کو اختلاس اور ہمزہ کو الف کے ساتھ بدل دینے کو ابدال کہتی ہیں جیسے کَاْسًا
دِہَاقًا اور تدویر وہ ہی جو ترتیل اور حدر کے درمیان درمیان ہے جیسا کہ مذہب علی معروف
بکسائی کوفی اور عبد اللہ معروف ابن عامر شامی قاریان کا ہی اور جو قرأت کہ ان مراتب ثلٰثہ سی باہر
ہے وہ لحن میں داخل ہے تنبیہ لحن کے دو معنی ہیں ایک خوش آوازی کے جو بغیر غنا اور ترجیع غنا
کے ہو اور دوسرے خطا اور غلطی کے سو اوّل کے معنی کے لحن سی تو قرأت قرآنیہ کی کمال تاکید ہے
اور دوسرے معنی کے لحن سی نہایت درجہ کی ممانعت اور پھر یہ لحن ممنوعہ دو نوع پر ہی ایک لحن خفی
اور دوسرا لحن جلی لحن خفی یہ کہ معنی مقصود کو تو بدلے نہیں مگر رونق قرأت میں مخل ہو جیسے باہم
تبدیلی تفخیم اور ترقیق یا اظہار اور ادغام کی یا اظہار اور اخفا کے وغیرہ تنبیہ تازہ اور موٹے ادا کرنے حرف کو
تفخیم کہتی ہیں اور یہ زبان کو اوپر لیجانے سی حاصل ہوتی ہے نہ بطور ہیبت کے پڑھنے سی اور دبلا
اور نازک اور باریک ادا کرنے حرف کو ترقیق کہتے ہیں اور یہ زبان کو نیچے لانے سی حاصل ہوتی ہی اور
اظہار دو ہوتے ہیں ایک اخفا کی ضد اور دوسرے ادغام کی پس اظہار ظاہر پڑہنے کو اور اخفا پوشیدہ
پڑھنے کو کہتی ہیں اور ادغام یہ کہ حرف ساکن کو اسکی حرف مابعد متحرک میں پوشیدہ کرکے اس حرف مابعد کو
مشدد پڑھیں اور لحن جلی یہ کہ معنی مقصود کو بدل دے جیسی باہم تبدیلی وقف اور وصل کی مثلاً سورہ بقر میں
وَمَا ہُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ پر اگر توقف نہ کریں اور یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ کے ساتھ اسکو ملاکے پڑھیں تو معنی
آیت کو بدل جائینگے اور بدلنا معنی مقصود کا سبب معصیت کا ہی یا باہم تبدیلی حرکات کی تنبیہ قرآن شریف میں
بھی بہت محل و مقام ہیں کہ انہیں تبدیلی حرکت سے قاری انکا بالاتفاق کافر ہوتا ہی جیسا کہ بذریعہ جدول ذیل کے ظاہر کیا جاتا ہے

سورہ	حرکت	وجہ کفر
فاتحہ	اَنْعَمْتَ	ضمہ تا
بقر	وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰاہِمَ رَبُّہٗ	فتحہ با ربہ
بقر	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	فتحہ دال ثانی
بقر	وَاللّٰہُ یُضٰاعِفُ	فتحہ عین
نسا	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	فتحہ ذال

وجہ کھٹر	حرکت	سورہ
کسرہ ہا ثانی	إِنَّ اللّٰهَ بَرِيٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ	توبہ
فتحہ ذال	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	بنی اسرائیل
ضمہ بار	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	طٰہٰ
فتحہ تار	إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	انبیاء
فتحہ ذال	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ	شعراء
ضمہ ہار اور لے	إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	فاطر
فتحہ ذال	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ	صافات
فتحہ واو	اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	حشر
فتحہ ہمزہ	لَا يَأْكُلُهٗٓ إِلَّا الْخَاطِئُوْنَ	حاقہ
فتحہ نون	فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	مزمل
فتحہ ظار	فِيْ ظِلٰلٍ	مرسلات
فتحہ ذال	إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرُ	والنازعات

اور پھر تبدیلی حرکات سے زیادہ تبدیلی الفاظ کی ہی اور وہ تبدیلی مخرج حرف سے پیدا ہوتی ہی مثلاً سورہ بنی اسرائیل میں ہے ایک جگہہ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا جسکے معنی ہیں اور نہیں بخشش تیری رب کی بند کی گئی اور دوسری جگہہ ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا جسکے معنی ہیں تحقیق کہ عذاب رب تیری کا ہی خوف کیا گیا پس اگر لفظ محظور اور محذور کو بتبدیل مخارج نہ پڑھیں تو ایک تو تبدیلی لفظ کی ہوا اور دوسرے کچھہ کے کچھہ معنی ہوں یا سورہ واقعہ میں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ٥ آیا ہی جسکے معنی ہیں پس تسبیح کر تو بنام پروردگار اپنے کے جو بزرگ ہے پس اگر سین مہلہ فسبح کو مخرج صاد سی پڑھیں تو پناہ بخدا معنی آیہ یہ ہونگی پس شراب صبح کی پلا تو بنام پروردگار اپنے کے جو بزرگ ہے ہیطرح سورہ خلاص میں اگر کلمہ قُلْ کے قاف غلفصی کو کاف عکدی کے مخرج سی پڑھیں تو بجائے معنی تو کہہ وہ خدا ایک ہے کے العیاذ باللہ یہ معنی ہونگی کہ تو کہا کہ وہ خدا ایک ہے یا آنکہ درود میں کلمہ صَلِّ کو جو معنی طلب رحمت کے ہے مخرج سین مہلہ سی پڑھیں تو معاذ اللہ اور توبہ توبہ تلوار کھینچنے اور قتل کرنے کے معنی ہونگی ونحو ذالک پس یہہ تبدیلیاں شدید تر ہیں جو قباحت لفظی اور معنوی کو شامل ہیں اور افراط و تفریط اور نقصان و زیادتی کو دلالت کرتے ہیں حدیث میں آیا ہی الزائد فی کتاب اللہ والناقص منہ ملعون یعنی جو کوئی زیادہ کرے کتاب اللہ میں یا اس سے کم کرے وہ ملعون ہے اللہ تعالیٰ شانہ ہم جمیع مومنین کو لحون ممنوعہ خفی اور جلی سے محفوظ رکھے اور تمام اہل اسلام کو توفیق حصول علم تجوید اور اسپر عمل کرنے کی عطا فرماوے جسکے سے قرات

تلاوت قرآنی بے فساد ہاتھ آوے آمین ثم آمین فثم آمین پہلا باب حفظ وقوف میں وقوف جمع وقف کی ہے اور
وقف ضد وصل کی اور مراد وقف سے یہ ہے کہ آخر حرف کلمہ موقوف علیہ پر سانس اور آواز توڑ دیجاوے
جس سے ایک تو خلط معنی نہو اور دوسرے قاری کو راحت ملے سو اس مراد حاصل کرنے کو مجودین نے جو جو
صورتیں وقف کی قرار دی ہیں وہ علیحدہ علیحدہ فصول میں بیان کیجاتی ہیں جناب ام المومنین ام سلمہ رض
فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آیہ کی اخیر پر وقف فرماتے تھے اور یہی عمل صحابہ اور تابعین
اور تبع تابعین کا تھا **فصل اوّل اسکان مجرّد کے بیان میں** اسکان مجرد اسکو کہتے ہیں کہ لفظ
کے آخر حرف کو ساکن کرکے اسپر قطع نفس اور قطع آواز کیجاوے اور کوئی سی حرکت اس حرف موقوف علیہ پر
نہ لائی جاوے جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمۡ اور مٰلِکِ
یَوۡمِ الدِّیۡنِ سے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنۡ اور وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنۡ
اور وَلَا الضَّآلِّیۡنَ سے وَلَا الضَّآلِّیۡنۡ وعلی ہذا القیاس اور جو حرف موقوف علیہ منصوب ہو تو
اسکے نصب کو الف کے ساتھ ابدال کیا جاوے جیسے عَظِیۡمًا سے عَظِیۡمَا اور جہاں تائے تانیث متحرکہ
گرد یعنی غیر دراز مکتوب ہو وہاں تائے مذکور کا ابدال ہائے ہوز سے کیا جاوے مثلاً جَنَّةٌ سے جَنَّہۡ
یہ اسکان سب وقفوں کی اصل ہی اور کل وقف پر اسکو غلبہ ہے **تنبیہ** ہمنے جو مثال سورہ فاتحہ کی چار
مقاموں کی دی ہے اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ یہی چار مقام وقف کے ہیں حالانکہ وہ مقام وقف تام کے
ہیں اور وقف حسن کے دس مقام اسمیں اور ہیں جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ
اَلرَّحۡمٰنِ اَلرَّحِیۡمِ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ
فصل دوم روم کے بیان میں اصطلاح قرا میں روم اسکو کہتے ہیں کہ جب کسی حرف موقوف علیہ
کی حرکت کو ساقط کیا جاوے تو ساتھ اسکی آواز اسقدر ضعیف کیجاوے کہ پوری آواز جلیہ سے اس حرکت
کی صرف ایک ثلث آواز خفیہ رہجاوے جسکو یا قاری سنے یا وہ شخص جو ملاصق قاری ہو اور کوئی نہ سن سکے اور
جب ایسا ہی تو ظاہر ہے کہ روم میں بہ نسبت اسکان مجرد کے قاری کو کم استراحت ملتی ہی اور نابینا قاری
سے ملصق ہونیکی وجہ سے روم کو سن سکتا ہی اور بہرہ اس سے بے بہرہ رہتا ہی یہ عمل روم کا یا تو مرفوع پر
ہوتا ہے جیسے عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ یا مجرور پر جیسے بَصِیۡرٍ خَلَّاقٍ یا مضموم پر جیسے نَسۡتَعِیۡنُ یا
مکسور پر جیسے یَوۡمِ الدِّیۡنِ ھٰٓؤُلَآءِ مفتوح اور منصوب پر نہیں ہوتا اسوجہ سے کہ فتحہ اپنے ہلکے پن
کی وجہ سے جلدی نکلتا ہے پس اگر فتحہ روم کیا جاوے تو وہ تھوڑا ادا نہو گا پورا ادا ہو گا جیسا کہ حالت وصل میں ادا ہوتا ہے پس روم
خاص ہے واسطے رفع اور جر اور ضمہ و کسرہ کی لفظ کے آخر کو وقف کی حالت کے ساتھ بخلاف اختلاس کے کہ وہ عام ہے اور شامل ہے جملہ حرکات کو
اور خاص نہیں ہوتا ہے لفظ کے آخر کو وقف کی حالت کے ساتھ بلکہ لفظ کے اول اور درمیان اور آخر اور نیز وصل کی حالت میں سب کہیں
ہوتا ہے اور اسمیں ایک ثلث حرکت کا گرا دیتے اور دو ثلث ثابت رکھتے ہیں تتمہ حرکت کی پوری آواز کا اندازہ یا اسکے

ایک تہائی یا دو تہائی کے مقدار قاری کامل کے منہ سے سُننے پر منحصر ہے تحریر میں آنا اُسکا دشوار ہے **فصل سوم اشمام کے بیان میں** جب بعد اسکان حرف موقوف علیہ کے دونو لب قاری کے اسطرح باہم منضم ہوں کہ تھوڑا سا سوراخ انمیں سانس باہر آنے کو باقی رہے اور منہ قاری کا غنچہ صفت ہو جاوے تو اسکو اصطلاح قرا میں اشمام کہتے ہیں اس عمل کو بہرا پا سکتا ہے اور اندھا اسکے پانے سے معذور رہتا ہے اسلئے کہ یہ اشمام صرف ایک اشارہ ہوتا ہے طرف ضمہ اور رفع کے کہ حرف آخر کلمہ کا آیا مضموم تھا یا مرفوع کوئی آواز نہیں ہوتی مثلاً نَسْتَعِیْنُ حَکِیْمٌ اس اشمام کی تین قسمیں اور بھی ہیں ایک حرف کو حرف میں مخلوط کرنا دوسرے حرکت کو حرکت میں قدرے مخلوط کرنا کہ قصد ضمہ کا ہو اور کسرہ ادا کیا جائے تیسرے حرکت کا پوشیدہ کرنا اس طور پر کہ حرکت تو خوب ظاہر ہو نہیں مگر اثر اسکا باقی رہے **تنبیہ** اشمام بھی تحریر میں نہیں آسکتا قاری ماہر اور مستند کی قرأت دیکھنے پر منحصر ہے اور اُسی سے سیکھنے پر موقوف ہے **فصل چہارم معرفت محل اوقاف اور اوصال میں** متاخرین نے جو تقسیم وقوف کی ہے تو انہی ہر ایک کے لئے ایک رمز بھی جدا گانہ اپنے اپنے محل پر قرار دی ہے از انجملہ ایک یہ رمز ہے ○ یہ رمز وقف تام کی ہے اسپر بالاتفاق حکم توقف کا ہے اور جو رمز اس صورت کی ہے ۃ اُسپر کوفیین کا اتفاق نہیں ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے م یہ رمز وقف لازم کی ہے اسکے بعض محل پر توقف نکرنے میں احتمال کفر کے عائد ہونیکا بھی ہے اسلئے اس رمز پر توقف ضرور چاہئے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے ط یہ رمز وقف مطلق کی ہے اگر اس رمز کے محل پر توقف نہ کریں تو اکثر مواضع قرائنہ میں اختلاف معنوی لازم آوے اس سے اسپر بھی توقف بالضرور چاہیئے اور از انجملہ ایک رمز ہے ج یہ رمز وقف جائز کی ہے اس سے وقف اور وصل دونو مراد ہو سکتی ہیں مگر توقف اولیٰ ہے اور از انجملہ ایک رمز ہے ز یہ رمز وقف مجوز کی ہے اس سے بھی وقف اور وصل دونو مراد ہو سکتی ہیں مگر وصل اظہر اور اقویٰ ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے ص یہ رمز وقف مرخص کی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ بحالت ضرورت اور اضطرار مثل انقطاع نفس کے وقف کی البتہ رخصت ہے والا وصل اولیٰ ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے صلے جو الوصل اولیٰ کا اختصار ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اس محل پر وصل اولیٰ ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے صل اور یہ صیغہ امر کا ہے کلمہ وصل سے پس مراد اس سے وصل اولیٰ ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے ق جو مخفف قد قیل علیہ الوقف کی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ بعض قرا سے یہاں وقف منقول ہے پس وصل اولیٰ ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے قف اور یہ صیغہ امر کا ہے وقف سے جسکے معنی ٹھیرنے کے ہیں پس مقصود اس سے یہ ہے کہ اس محل پر توقف کرنے میں تغیر معنی نہیں ہوتا اور از انجملہ ایک رمز ہے ∴ یہ رمز معانقہ کی ہے اور معانقہ آپس میں دست بگردن اور بغلگیر ہونے کو کہتے ہیں پس جہاں کہیں قرآن شریف میں دو محل وقف کے باہم دست بگردن ہوتے ہیں وہاں ایک پر ج تو توقف کرتے ہیں نہ دونو پر ج جیسے الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج فِيْهِ ج اسکو وقف مراقبہ اور وقف میاد لہ بھی کہتے ہیں اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے لا جو لا وقف علیہ کا اختصار ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ

اس محل پر توقف قطعاً منع ہی اگر بر تقدیر بوجہ نہ باقی رہنی سانس کے قاری مضطر ہوا اور وقف ہو جاوے تو استیناف اور اعادہ لازم ہی اور از انجملہ ایک یہ رمز ہی ○ (لا) اس رمز پر بھی وقف ناجائز ہی مگر جو وقف اضطراری آجاوی تو پھر حاجت اعادہ کی نہیں ہے اور از انجملہ ایک رمز ہی س اور یہ اختصار سکتہ کا ہی اور سکتہ مصدر ہے جسکے معنی خاموش ہونے کے ہیں پس اس سے یہ مراد ہے کہ سانس لینے کے زمانہ سی کمتر زمانہ بلا قطع نفس کے قطع قرأت میں صرف ہو تا کہ اقرب بوصل ہوا اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے وقفہ اور وقفہ مصدر ہے جسکے معنی ٹھیر جانا ہیں پس مراد اس سے یہ ہی کہ اسجگہ سانس لینے کے زمانہ سی کمتر زمانہ بلا قطع سانس کے اس طور پر توقف کیا جاوے کہ اقرب بتوقف ہو ورنہ اسمیں اور سکتہ میں کچھ فرق نہوگا اور از انجملہ ایک یہ رمز ہے فلا جو قبل لا وقف علیہ کا اختصار ہے اور مراد اس سی یہ ہے کہ اس محل پر بعض نے توقف نہیں کیا لہذا وقف اولیٰ ہے اور از انجملہ ایک یہ رمز ہی سم جو بسماع الوقف کا اختصار ہی پس اس سے یہ مقصود ہے کہ اگر اس محل پر توقف کیا جائے تو کچھ نقصان بھی نہیں اور از انجملہ ایک رمز ہے لا سم جو بسماع عدم الوقف کا مخفف ہے اس سی یہ مراد ہے کہ اگر اس محل پر وصل کریں تو کچھ الزام بھی نہیں انکے سوا ایک یہ رمز ہے ک جو کذلک کا مخفف ہے اور اس سے یہ مراد ہے کہ جو رمز ماسبق کا حکم ہی وہی اسکا حکم ہے انکے علاوہ ایک اور رمز بھی تھی جو مجموعہ دو یا زیادہ رموز کا ہوتا ہی جیسے ○ (صلے) ایسی مجموعہ سی یہ مقصود ہے کہ رمز بالائشین صلے کا اس محل پر حکم نافذ ہے اور اب ہم ایک جدول ان رموز کی بطور گوشوارہ لکھتے ہیں

رمز	بیان	رمز	بیان
○	وقف چاہئے	ز	وصل اظہر اور اقوی ہے
م	لازمی وقف ہے	ص	وصل چاہئے مگر حالت اضطراری وقف کی رخصت ہے
ط	مطلق وقف ہے	صلے	وصل اولیٰ ہے
ج	جائز وقف ہے	صل	ایضاً
قف	ٹھیرنا بہتر ہے	ق	ایضاً
؞ ؞	کسی ایک پر وقف چاہئے نہ دونوں پر	لا	اگر وقف اضطراری ہی آجائے تو پھر اعادہ کر کے وصل کرے
وقفہ	بلا قطع نفس کے اسطرح قطع قرأت ہو کہ قریب توقف ہو	○ (لا)	پھر اعادہ کی حاجت نہیں اگر وقف اضطراری آجاوے
فلا	توقف اولیٰ ہے	س	بلا قطع نفس کے قطع قرأت ہو اسطور پر کہ تقریب بوصل ہو
سم	توقف کرنے میں کچھ نقصان بھی نہیں	لا سم	وصل کرنے میں کچھ الزام بھی نہیں

تنبیہ متاخرین کے اس تعینات میں اکثر وقوف ضروری تام اور لازم اور کافی اور حسن اور قبیح اور اقبح اور حرام اور کفران اور وقف منزل جسکو وقف جبرئیل بھی کہتے ہیں اور وقف النبی اور وقف غفران وغیرہ داخل و شامل ہیں اگر کوئی تعریف ہر ایک وقف کی جدا جدا چاہے تو اس فن کے کتب ضخیمہ کیطرف رجوع کرے ان اوراق میں

صرف وہی چند مطالب ضروری ہیں جسکی بار کو نو آموزوں کی طبیعتیں برداشت کر سکتی ہیں **فصل پنجم رموز اخماس اور اعشار وغیرہ کی بیان میں** علمائے حرمین اور کوفہ و شام و بصرہ نے جو آیات قرانیہ کا شمار کیا ہی تو اُنکے واسطے اپنے اپنی طور پر رمزیں بھی شمار آیات کے جدا جدا قرار دئی ہیں اگرچہ اُن رمزوں کو رموز اوقاف اور اوصال سے کچھہ واسطہ نہیں ہے لاکن کتابت قرآنیہ میں یہ رموز بھی مثل رموز اوقاف اور اوصال کے شامل ہیں ایک رمز اُنمیں سے یہ ہے ھ یہ رمز پانچ آیات کوفی کی ہی اور ماخوذ ہے پانچویں حرف ہائے ابجد سے جسکی پانچ عدد ہوتے ہیں اور ایک یہ رمز ہے ع یہ رمز دس آیہ کوفی کی ہی اور اختصار ہی لفظ عشر کا اور کبھی بجائے اس رمز کے یائے تحتانی معکوس بھی بدین صورت ے لکھتے ہیں کہ اُسکی ۱۰ عدد ہوتے ہیں اور ایک رمز یہ ہی ببت یہ رمز سر آیہ کوفی ہی اور ایک یہ رمز ہے خب یہ رمز پانچ آیہ بصری کی ہی اور لفظ خمسہ کا اختصار ہی اور ایک یہ رمز ہے عب یہ رمز دس آیات بصری کی ہی اور لفظ عشرہ کا اختصار ہی اور ایک یہ رمز ہے تب یہ رمز سر آیہ بصری ہی اور ایک یہ رمز ہے لب یہ رمز سر آیہ غیر بصری ہی اور ایک یہ رمز ہے شا یہ رمز آیہ شامی ہی اور ایک یہ رمز ہے تل یہ رمز آیہ مدنی ہے اور ایک یہ رمز ہے تک یہ رمز آیہ مکی ہی **تنبیہ** اگرچہ اخماس آیات قرانیہ کے بصریین کے نزدیک ایکہزار دو سو چھیالیس اور کوفیین کے نزدیک آٹھہ سو سینتالیس اور ایک خمس اور اعشار آیات کی بصریین کے نزدیک چھہ سو تیئیس اور کوفیین کے نزدیک چار سو تیئیس اور تین خمس ہیں جنکو پانچ یا دس میں ضرب کرنے سے کل آیات قرآنی بصریین کے نزدیک چھہ ہزار دو سو سولہ اور کوفیین کے نزدیک چھہ ہزار دو سو چھتیس ہوتے ہیں مگر مکیین کے نزدیک چھہ ہزار دو سو بارہ اور اسمعیل بن جعفر مدنی کے نزدیک چھہ ہزار دو سو چودہ اور عبد اللہ بن مسعود رضہ کے نزدیک چھہ ہزار دو سو اٹھارہ اور شامیین کے نزدیک چھہ ہزار دو سو پچاس اور عوام کے نزدیک چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ بموجب اس قطعہ کے کل آیات قرآنی ہیں **قطعہ** رقم شش چہار بار نویس ٭ بہر تحصیل آیت قرآں ٭ نصف اول ز چار منسوخست ٭ اولیں نصف سوم شش گرداں ٭ سدس تسبیح و پنج سدس دگر ٭ حل و حرمت نمودہ اند بیاں ٭ ما بقی وعدہ و وعید و مثل ٭ قصص و امر و نہی در یکساں ٭ اور ماحصل اس قطعہ کا یہ ہے کہ رقم چھہ کی چار بار ایک سطر میں اسطرح لکھو (۶۶۶۶) اور اسکو تعداد آیات قرآن متداول کے جانو اب اُسکے آدھی آدھے دو ٹکڑے کرو اور پہلی آدھے دو بار چھہ چھہ (۶۶) کو عدد آیات منسوخہ کا یاد رکھو اب ہا دوسرا ٹکڑا آدھے دوم دو بار چھہ چھہ (۶۶) کا اپنی اپنے درجہ سیکڑوں اور ہزار ہر اسمیں سے پہلی چھہ کا ایک چھٹواں حصہ یعنی سو عدد آیات تسبیح کا جانو اور پانچ چھٹویں حصوں یعنی پانچ سو کو عدد آیات حلال اور حرام کا سمجھو مگر اس سبب سے کہ مصرعہ ہشتم میں لفظ در یکساں کا واقع ہی اور وہ گھیر رہا ہے تقسیم کرنے اپنی اپنے عدد مخصوص حل و حرمت اور وعدہ اور وعید وغیرہ

مصرعہ نظم کو اسلئے یہاں بھی پانچ سنو کے عدد کو حلال و حرام پر یکساں تقسیم کیا تو ہر ایک حصہ میں ڈھائی ڈھائی سو
عدد آیات کے آئے اسکے بعد جو ایک عدد چوتھا چھہ کا (۶) اپنے درجہ ہزار پر اور رہا ہکو وعدہ اور وعید اور
امثال اور قصص اور اوامر اور نواہی پر یکساں قسمت کیا تو ہر ایک کے حصہ میں سو سو خارج قسمت آیا پس
معلوم ہوا کہ قرآن مرمج میں (۶۶) تو آیات منسوخہ ہیں اور (۱۰۰) آیات تسبیح اور ڈھائی ڈھائی سو آیات حلال و
حرام اور سو سو آیات وعدہ و وعید و امثال و قصص و امر و نہی ہیں جسکا مجموعہ (۶۶۶۶) ہوا اور کلمات قرآن
شریف کے حمید اعرج کے نزدیک چھہتر ہزار چار سو تیس اور مجاہد کے نزدیک چھہتر ہزار دو سو پچاس اور عبد العزیز
بن عبد اللہ کے نزدیک ستتر ہزار چار سو انتالیس اور حروف قرآن شریف کے عبد اللہ بن مسعود رض کے
نزدیک تین لاکھ بائیس ہزار چھہ سو ستر اور مجاہد کے نزدیک تین لاکھ اکیس ہزار ایکسو اکیس ہیں پس جسطرح اختلاف
حروف و کلمات اور آیات قرآنیہ کا بین العلما ہے اسیطرح اختلاف چند گی سور کا ہے زید بن ثابت رض کے نزدیک
ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک ایک سو گیارہ سورتیں الحمد اور معوذتین کو
وہ قرآن نہیں جانتے اور ابی بن کعب کے نزدیک ایکسو پندرہ سورتیں ہیں اسطرح کہ الم ترکیف اور لایلاف
سورۂ واحد ہے اور دو سورتیں حفد و خلع اور انہ جملہ قرآن ہیں کہ وہ قرآن میں جمع نہیں ہوئیں سورۂ
حفد یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجوا
رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق اور سورہ خلع یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک
اور مجاہد کے نزدیک ایکسو تیرہ سورتیں ہیں انفال اور برات سورہ واحد ہے اور علماء شیعہ کے نزدیک
ایکسو بارہ سورتیں ہیں والضحی اور الم نشرح سورہ واحد ہے اور الم ترکیف و لایلاف سورۂ واحد ہے

دوسرا باب بیان حروف میں

حرفوں کی بیان کا سمجھنا اور انپر عمل کرنا نہایت ضروری ہے
اگرچہ یہہ بیان نہایت وسیع ہے مگر نو آموزوں کے واسطے بقدر لکھا جائیگا جسکے وہ متحمل ہوسکتے ہیں

فصل اول مخارج حروف میں

مخرج حرفوں کا علی الاطلاق دہن ہے اور انہیں تین مقام مشہور ہیں
حلق اور وسط دہن اور لب مجودین نے انہیں تینوں مقاموں کو قسمت کرکے سترہ مقام
واسطے مخارج حروف کے کہے ہیں اگرچہ بنظر باصوات مختلفہ ہر ایک حروف کے چاہئے تھا کہ مخرج ہر ایک
حرف کا جداگانہ ہوتا یعنی جو انتیس حرف تھے تو انتیس ہی مخرج انکے ہوتے مگر اس سبب سے کہ جو جو حرف نہایت
قریب اور متصل باہم نکلتے ہیں اور بحکم اتحاد مخارج کا رکھتے ہیں انکے لئے ایک ہی مخرج قرار دیا گیا ہے اور تفریق
اور تمیز انکے باہمدیگر کے منجملہ دیگر صفات مستحسنہ پر رکھی گئی ہے جسکا بیان ہم آئندہ فصل جداگانہ
میں کرینگے یہاں بخیال خلط ملط کے اسکو لکھنا مناسب نہیں جانتے مجودین نے لکھا ہے کہ جسطرح مدعی نے واسطے
ترانہ وہی حرف کیواسطے مخرج ہے کہ اس سے کمیت اور مقدار جانی جاتی ہے اور اسقدر الگ مخارج کو کہا ہے کہ

جس حرف کا مخرج دریافت کرنا ہو اُسکو ساکن کرکے اور ماقبل اُسکی ہمزہ متحرکہ لاکے اُسکو تلفظ کریں پس جس مقام پر آواز اُس حرف کی موقوف ہو وہی مقام اُس حرف کا مخرج ہے جیسے اَبْ و اَسْ و اَدْ و اَجْ و اَمْ و اَقْ وغیرہ اور بیان مخارج میں فرمایا ہی کہ **مخرج اول** جوف دہن ہے یہاں سی تین حرف مدہ یعنی الف ساکن ماقبل اُسکا مفتوح اور واؤ ساکن ماقبل اُسکا مضموم اور یائی تحتانی ساکن ماقبل اُسکا مکسور نکلتی اور تفخیم و ترقیق میں تابع اپنی حرف ماقبل کے ہوتے ہیں **تنبیہ** نصف آواز الف سے فتحہ اور نصف آواز واو سے ضمہ اور نصف آواز یائی تحتانی سے کسرہ بنایا گیا ہی پس جب تینوں حرف الف اور واؤ اور یائی تحتانی خود ساکن اور ماقبل انکا انہیں کے حرکت متجانسہ سی متحرک آتا ہے تب یہ حرف مدہ کہلاتے ہیں اور جب ماقبل انکا مفتوح اور یہ خود ساکن ہوتے ہیں تب یہ حرف **لین** بولے جاتے ہیں ورنہ انکو **حرف علت** کہتے ہیں اور اس ترتیب میں یہ تینوں جمع ہیں وای **تنبیہ** مخرج الف کا ہمیشہ جوف دہن ہی رہتا ہے اس سبب سے کہ ماقبل اُسکا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے بخلاف واؤ اور یائی تحتانیہ کے کہ انکی حرف ماقبل کی حرکت تبدیل بھی ہوتی ہے جنسی حرکت نہیں رہتی اور جب ایسا ہوتا ہی تب ہی انکا مخرج بھی بدل جاتا ہے جوف دہن مخرج نہیں رہتا جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا **تنبیہ** بیان مخارج میں دستور ہی کہ جس حرف کا مخرج مقدم یعنی سینہ سی قریب ہوتا ہے اُسکا ذکر پہلے کرتے ہیں لہذا ہم بھی اسی دستور کو مرعی رکھینگے **مخرج دوم** اقصائی حلق جانب سینہ ہی یہاں سے دو حرف ہمزہ اور ہائی ہوز بہ ترتیب نکلتے اور باریک پڑھی جاتے ہیں **تنبیہ** اگرچہ بعض کے نزدیک مخرج الف کا بھی یہی محل ہے مگر وہ ہوائیہ ہی تمامی اُسکی ہوا پر ہی اور بوجہ سکون دائمی کی بہ تبعیت اپنے ماقبل کی بسہولت جوف دہن سے نکلتا ہے جیسے ما و لا بخلاف ہمزہ کی کہ وہ ساکن بھی ہوتا ہی اور متحرک بھی ہوتا ہی اور دونو حالتوں میں اس صدمہ سے ادا ہوتا ہی کہ ناف سینہ کیطرف حرکت میں آتی ہی جیسے اِنْ و یاْخُذُ و انا و یامن **مخرج سوم** وسط حلق ہے اسجگہ سے عین اور حائی مہملتین بترتیب نکلتی اور باریک پڑھی جاتے ہیں **مخرج چہارم** ادنائے حلق یعنی کامی حلق ہے یہاں بھی دو حرف غین اور خائے معجمتین بہ ترتیب نکلتے اور پُر پڑھے جاتے ہیں۔

فائدہ حلق سی یہ چھ حرف ء و ہ و ع و ح و غ و خ جو اس ترکیب میں جمع ہیں اخی غعہا نکلتی اور حلقیہ کہلاتے ہیں **مخرج پنجم** اقصائے زبان اندرون آخر لہات ہے یہاں سی قاف نکلتا ہے اور مفخم پڑھا جاتا اور علمی اور لہویہ کہلاتا ہے **مخرج ششم** اقصائے زبان بیرون آخر لہات ہے یہاں سے کاف نکلتا اور مرقق پڑھا جاتا اور عکدی و لہویہ کہلاتا ہے **مخرج ہفتم** وسط زبان محاذی حنک اعلی ہی اس مقام سے تین حرف جیم اور شین معجمہ اور یائی غیر مدہ نکلتی ہیں جیم اور یائے باریک اور شین متفشی پڑھا جاتا ہے اور یہ تینوں حرف شجریہ کہلاتے ہیں **تنبیہ** یائے غیر مدہ وہ یائی ساکن ہے جسکا ماقبل مکسور نہو اور تفشی اسی کہتے ہیں جسکی بولنے میں ہوا منہ میں پُر اور پراگندہ ہووے **مخرج ہشتم** حافہ زبان متصل اضراس بالا ہی یہاں سے ضاد معجمہ نکلتا اور مفخم مع الاطباق پڑھا جاتا اور مستطیل اور حافتی اور اضراسی کہلاتا ہے

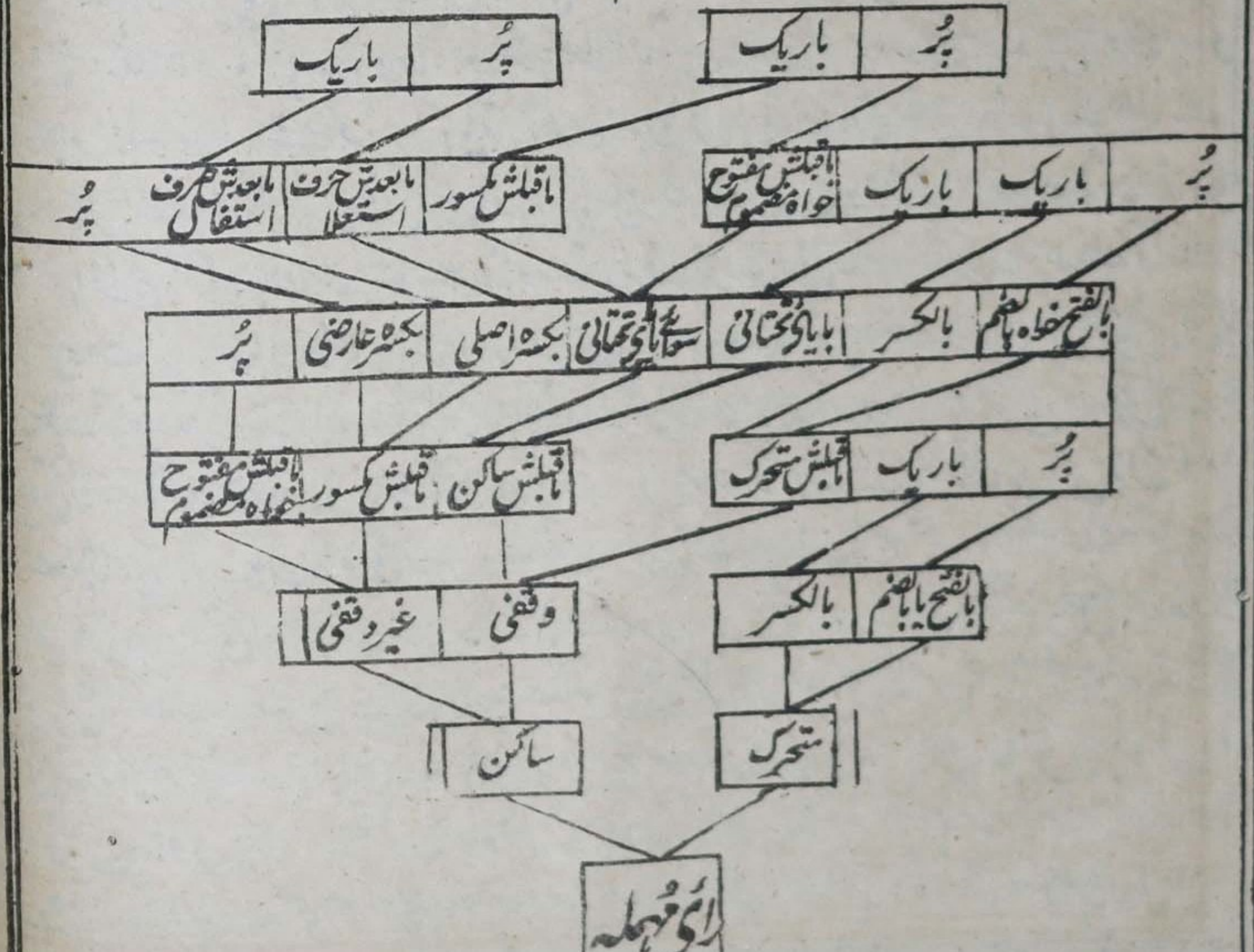
مستطیل اسلئے کہ اپنے مخرج سے اسقدر درازی کے ساتھ نکلتا ہی کہ زبان مخرج لام سے متصل ہوتی ہی اور حافتی اسلئے کہ کنارہ زبان سے نکلتا ہے اور اضراس سے ہی وجہ سے کہ ایک طرف کی پانچ اوپر کی ڈاڑہوں سے نکلتا ہی تنبیہ اخراج ضاد ضراس بالا کے دونو جانب سے علما کو اختلاف ہی کلام سیبویہ کا تو دونو جانب کو دلالت کرتا ہی اور ابو حیان ارشاف میں کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک جانب ایسر ہے اور اقل کے نزدیک جانب ایمن اور کلام سیرافی سے معلوم ہوتا ہی کہ جانب ایمن ضراس بالا معتاد و سطی نکلنے ضاد صحیحہ کے ہی نہ جانب ایسر اسلئے کہ ایسر سے ضاد ضعیفہ خارج ہوتا ہے اور ضاد ضعیفہ کبھی مشابہ بصورت ظاء معجمہ کا ہوتا ہی اور کبھی مخلوط التلفظ مابین ضاد اور ظائے معجمتین کے تو اب اس تقریر سے متعین ہوا کہ اخراج ضاد کے لئے جانب ایمن ضراس بالا ہی نہ جانب ایسر اور یہ بھی مستفاد ہوا کہ مجودین نے ضاد کو مشتبہ الصوت ظائے معجمہ کا خیال کیا ہی نہ کسی دوسرے حرف کا اور محمد جزری نے تو یہانتک واسطے تفریق ضاد اور ظاء کے احتیاط کی ہے کہ اپنی مقدمہ میں الفاظ ظائیہ تمام کلام اللہ کے طلبہ پر ظاہر کردیئے ہیں اور کان کھول کر سُنادیا کہ ضاد کو ساتھ صفت استطالت اور مخرج کی تمیز کر ظاء معجمہ سے ہم اس جگہ واسطے ثبوت اپنی دعوے کی صرف تین شعر نظم مقدمہ محمد جزری سے نقل کرتے ہیں اور باقی کو بخیال طوالت چھوڑتے ہیں

وَالضَّادُ بِاسْتِطَالَةٍ وَمَخْرَجٍ	مَيِّزْ مِنَ الظَّاءِ وَكُلُّهَا تَجِي
اَلظَّعْنَ ظِلِّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ	اَيْقِظْ وَاَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ
ظَاهِرْ لَظًى شُوَاظِ كَظْمِ ظَلَمَا	اُغْلُظْ ظَلَامِ ظُفُرٍ اِنْتَظِرْ ظَمَا

مگر ہم نہیں جانتے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ ضاد کو مخرج دال مہملہ سے کس اعتبار سے ادا کرتے ہیں اور دندان اضراس سب بتیس ہوتے ہیں اس صراحت سے کہ آدمی کے منہ میں بتیس ۳۲ دانت مشہور ہیں کے جو تلے اوپر دو سلکوں متساوی میں منسلک ہوتے ہیں چار قسمیں ہیں ایک ثنایا جو جمع ثنیہ کی ہی یہ وہ آگے کے سامنے والے چار دانت ہوتے ہیں جو دو دو کر کے نیچے اور اوپر دونو جابوں میں جڑے ہوتے ہیں دوسری رباعیات جو جمع رباعیہ کی ہی یہ وہ چار دانت ہوتے ہیں جو طرفین میں ثنایا کے ایک ایک کر کے تلے اور اوپر دونو سلکوں زیریں و بالا میں نصب کئے گئے ہیں انکو قواطع بھی کہتے ہیں تیسرے انیاب جو جمع ناب کی ہی یہ وہ چار دانت ہیں جو جانبین میں رباعیات کے ایک ایک کر کے نیچے اوپر دونو جابوں میں جڑے ہوتے ہیں انکو اسر اور نیش اور نوکدار اور دندان تیز بھی کہتے ہیں چوتھے اضراس جو جمع ضرس کی ہی یہ وہ بیس دانت ہیں جو پانچ پانچ کر کے تلے اوپر طرفین میں انیاب کے واقع ہیں انکو دندان کرسی یا کرسی دار بھی کہتے ہیں اور انہیں اضراس سے مقصود ہمارا مخرج ہشتم میں ہے اب ان ضرس کے تین نوع ہیں اول ضواحک جو جمع ضاحک کی ہی یہ وہ چار دانت ہیں جو تلے اوپر ایک ایک کر کے دونو طرف انیاب کے قائم ہوتے ہیں اور دم خندہ دکھلائی دیتے ہیں

دوم طواحن جو جمع طاحنہ یا طاحونہ کی ہے یہ وہ بارہ دانت ہیں جو ہر دو سلک فوق و تحت میں داہنے
بائیں ضواحک کے تین تین کر کے نصب ہوتے ہیں انکو دندان آسیا بھی کہتے ہیں **سوم نواجذ** جو جمع
ناجذ کی ہے اور نجذ کے معنی سخت کاٹنے کے ہیں یہ وہ چار دانت ہیں جو یمین و یسار طواحن میں
ایک ایک کر کے نیچے اوپر واقع ہیں انکو دندان حلم اور دندان عقل بھی کہتے ہیں **مخرج نہم**
حافہ زبان مع محاذی حنک بالائے ضواحک و انیاب و رباعیہ ہے یہاں سے لام نکلتا ہے اور
پُر بین بین اور باریک بین بین پڑھا جاتا او منحرفہ کہلاتا ہے اس سبب سے کہ اُسکے نکالنے میں زبان رخوت
سے شدت کیطرف انحراف کرتی ہے **تنبیہ** صرف اللہ کے لام ساکن کو تعظیماً جبکہ ماقبل اُسکا مفتوح خواہ مضموم
ہوتا ہے مفخم پڑھتے اور اُسکو لام جلالہ بولتے ہیں جیسے اَللّٰہُ مِنَ اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ اور جب
ماقبل لام مذکور کا مکسور ہوتا ہے تب مرقق ادا کرتے ہیں جیسے بِاللّٰہِ لِلّٰہِ اس لفظ اللہ کے سوا باقی
سب جگہہ تینوں حالتوں میں خواہ لام ساکن کا ماقبل مفتوح و مضموم ہو اور خواہ مکسور ہو لام مذکور کو باریک ہی
پڑھتے ہیں جیسے یَارَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ بِغَیْرِ الْحَقِّ لام ساکن کے لئے دو حالتیں اور بھی ہیں
ایک ادغام دوسرے اظہار پس ادغام اُسکا اُسوقت ہوگا کہ جب دوسرا لام متحرک اُسکے پاس آوے یا رائے مہملہ متحرک
مابعد اُسکے واقع ہو جیسے هَلْ لَّكُمْ بَلْ رَّبُّكُمْ اور اظہار اُسکو اُسوقت پڑھینگے کہ جب یہ کوئی
صورت نہو **مخرج دہم** سر زبان و شکن تالو بالائے ثنایائے علیا مع خیشوم یہاں سے نون متحرک اور
نون مظہر نکلتا اور باریک پڑھا جاتا اور لثویہ کہلاتا ہے **تنبیہ** نون مظہر وہ نون ہے جو ماقبل حروف حلقیہ کی
آوے اور ظاہر پڑھا جاوے **مخرج یازدہم** سر زبان مائل بہ پشت زبان و لثہ ہر دو ثنایائے علیا ہے
یہاں سے رائے مہملہ نکلتی او پُر بین بین اور باریک بین بین ادا کیجاتی اور منحرفہ اور مکررہ کہلاتی ہی منحرفہ اسلئے
کہ دم اخراج را کی زبان شدت سے رخاوت کی طرف منحرف ہوتی ہے اور مکررہ اسوجہ سے کہ اُسکے
بولتے وقت کنارہ زبان کا کانپتا ہے اور دوہری آواز دیتا ہے شرح مقدمہ جزری میں جسکا یہ مضمون ہے
ع وَاَخْفِ تَكْرِيْرًا اِذَا تُشَدَّدُ یعنی پوشیدہ کر تکریر رائے کو جب کہ وہ مشدد ہو شیخ عبد الحق لکھتے
ہیں کہ تکریر یائے کی پوشیدہ کرنی واجب ہے خواہ وہ رائے مشدد ہو خواہ مخفف اسلئے کہ جب قاری اپنی زبان کو تالو
سے لپٹاویگا اور زبان تھراویگی تو ہر بار کے تھرانے میں ایک رائے پیدا ہوگی پس اگر وہ رائے مشدد ہی تو بہت
سی رائیں ہوجاوینگی اور جو مخفف ہی تو بجائے ایک کے دو رائیں ہونگی اور یہ لحن فاحش ہے اس سے بچنا ضرور
ہی پس چاہیئے کہ قاری اپنی پشت زبان کو اوپر کے تالو میں اچھا محکم لپٹنا لپٹاوے تاکہ اس لحن فاحش سی محفوظ رہے
تنبیہ رائے مہملہ چھ صورتوں میں پُر پڑھی جاتی ہی اور پانچ صورتوں میں باریک پڑھی جاینگی چھ صورتوں
یہ ہیں۔ اول جبکہ رائے مفتوح خواہ مضموم ہو جیسے رَبَّنَا حَرَامٌ حُرُمٌ رُبَّ رُسُلِهٖ اَمْرُهُمْ رَسًا قُوا
دوم جبکہ ماقبل رائے وقفی کا مفتوح یا مضموم ہو مثلاً سَفَرْ عَشَرْ دُسُرْ غُمُرْ نُذُرْ سوم جبکہ ماقبل

رائے وقفی کے کوئی حرف ساکن حروف ہجا سے سوائے یائے تحتانی بعد فتحہ خواہ ضمہ کے آوے مثلاً قَدْرِ وَالْفَجْرِ غَفَّارٌ اُمُوْرُ الْعُسْرِ عُفُوْرٌ کُفُوْرٌ مگر لفظ یُسْرِ کا جو سورہ والفجر میں ہے مرقق پڑھنا اولیٰ کہا ہے چہارم جبکہ ماقبل رائی ساکن وغیر وقفی کا مفتوح خواہ مضموم ہو مثلاً قَرْیَۃٍ بَرْدًا قُرْبَانًا اُنْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ پنجم جبکہ ماقبل رائی ساکن غیر وقفی کے کسرہ اصلی ہو اور بعد رائے مذکور کے اسی کلمہ میں حرف مستعلا آوے مثلاً مِرْصَادٌ قِرْطَاسٌ فِرْقَۃٍ تنبیہ حرف مستعلا سات ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ششم جبکہ ماقبل رائے ساکن غیر وقفی کے کسرہ عارضی ہو اور وہ کسرہ خواہ اسی کلمہ میں ہو مثلاً اِرْجِعُوْا رَبِّ ارْجِعُوْنِ اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا **باریک پڑھی جانے کی پانچوں صورتیں** - اول جبکہ رائی مکسور ہو مثلاً رِجَالٌ رِزْقًا بِاَمْرِہٖ عَارِفٌ وَلَیَالٍ عَشْرٍ دوم جبکہ ماقبل رائے وقفی کا مکسور ہو مثلاً مُسْتَمِرٍّ قَدِرَ اٰخِرَ ظَاہِرَ سوم جبکہ ماقبل رائی وقفی کے یائے تحتانی ساکنہ ہو مثلاً سَیْرٌ خَبِیْرٌ شَہِیْرٌ کَثِیْرٌ حَقِیْرٌ چہارم جبکہ ماقبل رائی وقفی کے کوئی حرف سوائے یائی تحتانی بعد کسرہ کے آوی مثلاً بِرٌّ ذِکْرٌ فِطْرٌ شِعْرٌ سِحْرٌ مگر لفظ مصر کے مفخم پڑھتے ہیں پنجم جبکہ ماقبل رائی ساکن غیر وقفی کی کسرہ اصلی ہو اور مابعد میں رائی مذکور کے حرف مستفال آوی مثلاً فِرْعَوْنَ مِرْیَۃٍ تنبیہ حروف مستفلہ وہ ہیں جو سوا حروف مستعلیہ کے ہیں اور اب ہم ایک شجرہ بھی واسطی سریع الفہمی تفخیم اور ترقیق رائے کے نوآموزوں کے لئے لکھتے ہیں -

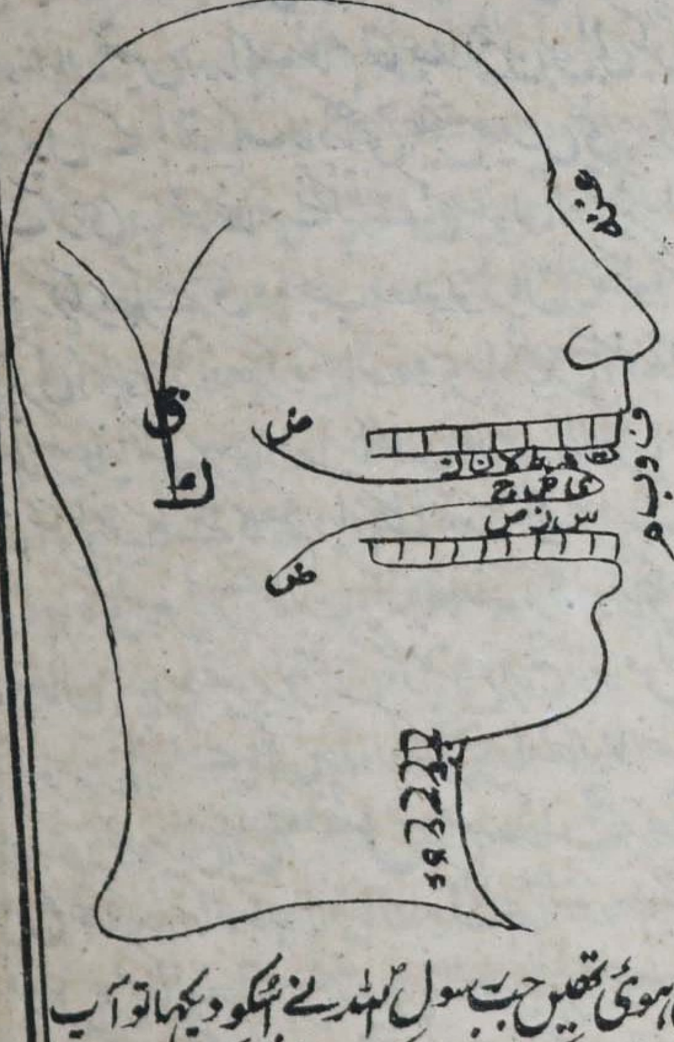


فائدہ مخرج ہشتم سے مخرج یازدہم تک جو چار حرف ض ل ن ر بیان ہوئے وہ لثویہ کہلاتے ہیں مخرج
دوازدہم تیزی سر زبان و بیخ ثنایای علیا ہے یہاں سے طا و دال مہملتین اور تائے فوقانیہ تین حرف نکلتے ہیں
طا کو مع الاطباق اور دال اور تا کو باریک پڑھتے ہیں اور یہ تینوں حرف نطعیہ کہلاتے ہیں مخرج سیزدہم
تیزی زبان و بالائی ثنایائے سفلی ہے یہاں سے صاد مہملہ اور زای معجمہ اور سین مہملہ نکلتی ہیں صاد کو پُر اور زا اور سین کو
باریک اور سخت پڑھتے ہیں اور اسلیہ کہتے ہیں مخرج چہاردہم بالائی زبان مع طرف ثنایائے علیا ہے
یہاں سے ظا اور ذال معجمتین اور ثائے مثلثہ تین حرف نکلتے ہیں ظا کو پُر اور ذال اور ثا کو باریک پڑھتے اور ذلقیہ
کہتے ہیں فائدہ مخرج پنجم سے مخرج چہاردہم تک جو دو حرف ق ک لہویہ یعنی جو تالو سے نکلتے ہیں اور
تین حرف ج ش ی شجریہ یعنی جو منہ کے اندر سے نکلتے ہیں اور چار حرف ض ل ن ر لثویہ
یعنی جو مسوڑھوں سے نکلتے ہیں اور تین حرف ط د ت نطعیہ یعنی جو شکن تالو سے نکلتے ہیں اور تین
حرف ص ز س اسلیہ یعنی جو زبان کی سر سے نکلتے ہیں اور تین حرف ظ ذ ث ذلقیہ یعنی جو زبان کی
تیزی یعنی نوک سے نکلتے ہیں یہ کل اٹھارہ حرف بیان ہوئے وہ سب وسطی کہلاتے ہیں مخرج پانزدہم باطن لب
زیرین و سر ثنایائے علیا ہے یہاں سے فا نکلتی ہے اور باریک پڑھی جاتی اور شفویہ کہلاتی ہے مخرج شانزدہم
کنارہ ہر دو لب ہے یہاں سے واؤ غیر مدہ اور بائے موحدہ اور میم یہ تین حرف نکلتی ہیں واؤ کے بولنے میں دونو لب
کھلے رہتے ہیں اور آگے کو نکلتے ہیں اور با اور میم کے بولنے میں دونو لب باہم منطبق ہوتے ہیں اور یہ تینوں حرف باریک
پڑھی جاتے اور شفویہ کہلاتے ہیں تنبیہ واؤ غیر مدہ وہ واو ساکن ہے جسکا ماقبل مضموم نہو تنبیہ میم ساکن حالت
اخفا اور حالت ادغام میں اپنی اصل مخرج سے ٹلکر ہمیشہ خیشوم میں پہنچتی ہے اور غنہ کے ساتھ ادا ہوتی ہے
اور راجع کہلاتی ہے فائدہ اخفا غنہ کے ساتھ پوشیدہ پڑھنے کو کہتے ہیں اور ادغام عموماً اسے کہتے ہیں کہ حرف
ساکن اپنے حرف مابعد متحرک میں پوشیدہ ہوکر مشدد پڑھا جائے غنہ کے ساتھ خواہ بلا غنہ جب اقتضائے محل مگر
ادغام میم ساکن کا ہمیشہ باغنہ ہوتا ہے اور غنہ ناک کے بانسے کی آواز کو کہتے ہیں پس غنہ میم کے لئے ایک صفت
لازمی ہے کہ کبھی اس سے منفک نہیں ہوتی تنبیہ میم ساکن تین صورت سے پڑھی جاتی ہے ادغام کے
ساتھ اخفا کے ساتھ اور اظہار کے ساتھ۔ ادغام کے ساتھ اسوقت پڑھی جاتی ہے کہ جب میم مذکور کے
پاس میم متحرک آتی ہے مثلاً لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
اور اخفا غنہ کے ساتھ علی الاشہر اسوقت پڑھی جاتی ہے کہ جب اسکے پاس سوائے میم متحرکہ اور بائے موحدہ آتی
ہے مثلاً وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور اظہار اسوقت پڑھی جاتی ہے کہ جب اسکے پاس سوائے میم متحرکہ اور
بائے موحدہ متذکرہ بالا کے باقی حروف ہجا علی الخصوص واؤ اور فا آتے ہیں مثلاً عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
لَهُمْ فِيْهَا اور مقصود اظہار سے یہ ہے کہ میم کا سکون پورا پورا ٹھیک ادا ہو یہ نہو کہ حرکت کی مشابہ
ہو جائے مقدمہ جزری میں ہے، شعر وَأَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْأَحْرُفِ وَاحْذَرْ لَدَى وَاوٍ

وَفَا اَنْ تَخْتَفِی یعنی اظہار کر میم ساکن کو نزدیک باقی حروف کے جو باء موحدہ کے سوا ہیں اور پرہیز کرو واؤ
فاء کے نزدیک اس بات سی کہ خفا کرے تو میم کو پس واؤ اور فا کے پاس خفا سی بچنے کے لئے بوجہ ایک ہونے
مخرج میم اور واؤ اور قریب ہونے مخرج میم و فا کے اظہار میں میم ساکن کے مبالغہ کیا گیا ہی تاکہ شبہہ نہو کہ جسطرح باء
موحدہ کے پاس میم خفا کیجاتی ہے اسیطرح واؤ اور فاء کے پاس بھی خفا کیجاتی ہی شیخ عبد الحق شرح مقدمۂ
جزری میں لکھتے ہیں کہ بسبب ہونے میم کے اظہار کا واؤ اور فاء کے پاس اور اسکے اظہار کی تاکید سی مشبہہ
مذکورہ سی بچنے کے واسطے ہے ورنہ میم ساکن موجب قول مختار اور پسندیدہ کے سب حروف پاس با ستثنائی
باء موحدہ کے اظہار کیجاتی ہے اور جو کہتے ہیں کہ میم ساکن حروف لفظ **بوف** کے پاس اظہار کیجاتی ہی سو اسکے
شابعت سی کہتے ہیں جسنے گمان کیا ہے کہ میم ساکن باء موحدہ کے پاس بھی اظہار کیجاتی ہی انتہی بقدر الحاجۃ

مخرج ہفتدہم خیشوم یعنی ناک کا بانسا ہی یہاں سے نون خفی غنہ کے ساتھ بولا جاتا ہی **تنبیہ** نون خفی وہ
نون ساکن ہی جو قبل حروف حلقیہ اور حروف لفظ **یرملون** کے آوی اور پوشیدہ پڑھا جائی اور جو
نون ساکن قبل یرملون کے آتا ہی وہ اپنے مابعد کے حرف سی بدل ہوتا ہے جیسا کہ آگے معلوم ہوگا اور
غنہ ایک صفت لازمی ہی نون اور میم کے لئی مطلقا کہ کسی حالت میں اُنسے جدا نہیں ہوتی ساکن ہوں خواہ
متحرک اور مشدد ہوں خواہ مخفف اور اظہار کی حالت میں ہوں خواہ اُسکی ضد ادغام اور اخفا کی حالت
میں اور پھر یہ غنہ حرکت کی حالت سے سکون کی حالت میں پورا ہوتا ہی اور اظہار کی حالت سے اخفا کی حالت
میں خوب زیادہ ہوتا ہی اور خفا کی حالت سی ادغام کی حالت میں اور بھی زیادہ ہوتا ہی اور تاخیر غنہ
میں برابر حروف مدہ کے کہتی ہیں جسکا اندازہ ایک الف برابر ہوتا ہے اور یہ اندازہ مد طبعی کا ہی
جسکا بیان ہم آگے فصل مدات میں کرینگے **تنبیہ** نون ساکن یا نون تنوین چار صورت سے پڑھا جاتا ہی
اول اظہار اظہار سی یہ مقصود ہے کہ علیحدگی نون کے سکون کی اُسکی حرف مابعد سے ظاہر ہووے
پس یہ اظہار دو طرح پر ہے ایک یہ کہ بعد نون ساکن کے کلمہ واحد میں لفظ **یومن** سے کوئی
حرف آوی اور نون مذکور کلمے کے درمیان میں ہو مثلاً دُنْیَا عُنْوَان دوسری یہ کہ بعد نون ساکن کے
کلمہ واحد میں یا دوسرے کلمہ مابعد میں کوئی حرف حروف حلقیہ سی آوے مثلاً اَنْعَمْتَ و مُنْخَنِقَۃ و
مَنْ اٰمَنَ و مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ و رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ و عَذَابٌ اَلِیْمٌ **دوم ادغام** اور ادغام کی
بھی دو نوع ہیں ایک ادغام مجرد دوسرا ادغام بالغنہ پس ادغام مجرد سو وقت ہے کہ جب بعد نون ساکن کی
دو حرفوں رای مہملہ اور لام سے کوئی حرف آوی مثلاً مِنْ رَّبِّکُمْ و لَمْ یَکُنْ لَّہٗ اور ادغام
بالغنہ سو وقت ہے کہ جب بعد نون ساکن کے لفظ یومن سی کوئی حرف وارد ہو مثلاً مَنْ یَّقُوْلُ مِنْ
مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ و مِنْ وَّرَآءِ و طٰسٓمٓ و مگر یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں
ادغام اور فک ادغام دونو مروی ہیں **سوم قلب** اور قلب سو وقت ہی کہ جب بعد نون ساکن کے

بائے موحدہ آوے مثلاً مِنۢ بَعۡدِ اَنۡبِيَاۤءِ اَنۡبِئۡهُمۡ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ
پس ایسی حالت میں نون ساکن کو میم مختفیہ سے غنّہ کے ساتھ ابدال کرتے ہیں چہارم اخفا اوریہ
اُسوقت ہے کہ جب بعد نون ساکن کے کوئی حرف سوائے حروف حلقیہ اور حروف یرملون اور بائے موحدہ کے
آوے خواہ وہ کلمۂ واحد میں ہو مثلاً اَنۡتُمۡ اَنۡذَرۡتَهُمۡ اور خواہ کلمۂ مابعد میں مثلاً مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ قَوۡلًا ثَقِيۡلًا تنبیہ اخفا وہ حالت ہے جو ادغام اور اظہار کے درمیان درمیان قرار دیگئی
ہے اور مقصود خفا سے یہ ہے کہ نون ساکن کا اُسکے حرف مابعد سے ادغام تو ہو نہیں مگر قریب بادغام ہو جس
سے علیحدگی اُسکے سکون کی حرف مابعد سے ظاہر نہو اور اب ہم بذریعہ رسم ایک چہرہ کے مخل
خراج حروف کو بتلاتے ہیں اگر کہا جائے کہ تصویر کھینچنا تو منع ہے موطائے شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
وارد ہے اِنَّهَا اشترت نمرقۃ فیہا



تصاویر فلما راہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قام علی الباب ولم یدخل معرفت
الکراہۃ فی وجہہ قالت یارسول اللہ اتوب
الی اللہ ورسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلعم
مابال ہذہ النمرقۃ قالت اشتریتہا لک لتقعد
علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلعم
ان اہل ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ
یقال لہم احیوا ما خلقتم ثم قال
ان البیت الذی فیہ ہذہ الصور
لاتدخلہ الملئکۃ + + + + +

یعنی اُنھوں نے ایک تکیہ خریدا اُسپر تصویریں بنی ہوئی تھیں جب رسول اللہ نے اُسکو دیکھا تو آپ
حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ آئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضی کے آثار معلوم
ہوئے حضرت عائشہ نے کہا میں توبہ کرتی ہوں اللہ اور اُسکے رسول سے میرا کیا گناہ ہے آپ نے
فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے عائشہ نے کہا میں نے اس تکیہ کو اس لئے خریدا ہے کہ آپ اسپر بیٹھیں اسپر تکیہ لگا دیں
رسول اللہ صلعم نے فرمایا تصویر بنانیوالے عذاب کئے جاوینگے قیامت کے روز اُن سے کہا جائیگا
تم جلاؤ ان تصویروں کو جنکو تمنے دنیا میں بنایا تھا پھر آپ نے فرمایا جس گھر میں تصویر ہوتی ہے

اُسمیں فرشتے نہیں آتے توہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہی حدیث عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اسی موطا شریف میں ہے عن عمرة بنت عبد الرحمن انها قالت خرجت عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم الی مکة ومعها مولاتان لها ومعها غلام لبنی عبدالله ابن ابی بکر الصدیق فبعث مع المولاتین ببرد من حل قد خیط علیه خرقة خضراء قالت فاخذ الغلام البرد ففتق عنه فاستخرجه وجعل مکانه لبدا او فروة وخاط علیه فلما قدمت المولاتان المدینة دفعتا ذلك الی اهله فلما فتقوا عنه وجدوا فیه اللبد ولم یجدوا البرد فکلموا المولاتین فکلمتا عائشة او کتبتا الیها واتهمتا العبد فسئل العبد عن ذلك فاعترف فامرت به عائشة زوج النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقطعت یده وقالت عائشة القطع فی ربع دینار فصاعدا یعنی عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہی کہ حضرت عائشہ رض مکہ کو گئیں اُنکی ساتھ دو لونڈیاں تھیں اور ایک غلام تھا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض کی اولاد کا حضرت عائشہ نے مکہ سے اُن دونو لونڈیوں کے ہاتھ ایک چادر بھیجی جسمیں تصویریں بنی ہوئی تھیں مردوں کی ایک سبز کپڑے میں اُسکو لپیٹ کر سی دیا تھا غلام نے کپڑے کی سیون اُدھیڑ کر اور چادر اُسمیں سے نکال کر اور چادر کی جگہہ نمدہ رکھکر پھر اُسے سی دیا جب دونو لونڈیاں مدینہ کو آئیں اور وہ امانت جنکو حضرت عائشہ نے کہا تھا سپرد کی اُنہوں نے اُدھیڑ کر دیکھا تو نمدہ ہی چادر نہیں ہے لونڈیوں سے پوچھا لونڈیوں نے حضرت عائشہ کو کہلا بھیجا یا لکھہ بھیجا اور اپنا گمان غلام پر ظاہر کیا جب غلام سے پوچھا گیا اُسنے اقرار کیا حضرت عائشہ نے اُسکی ہاتھہ کاٹنے کا حکم دیا اُسکا ہاتھہ کاٹا گیا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ربع دینار یا زیادہ میں ہاتہ کاٹا جاتا ہی پس اس سے ثابت ہی کہ بنانا تصویر کا اور اُسکی خرید اور فروخت اور بھی اُس کپڑے کا استعمال جسپر یہ تصویریں تھیں اگر ممنوع ہوتا تو خاص اُمّ المومنین رض سے وقوع میں نہ آتا بلکہ اُس چادر پر تصویریں بنانیوالے یا اُس چادر کے بھیجنے والے کو ممانعت شرعی کیجاتی اور پھر ہمنے تو صرف چہرہ کھینچا ہے پوری تصویر بھی نہیں ہے

فصل دوم صفاتِ حروف کے بیان میں

ہمنے عنوانِ فصلِ مخارج میں وعدہ کیا تھا کہ مابہ الامتیاز حروف کو ہم آئندہ جداگانہ فصل میں بیان کرینگے سو وہ وعدہ اس فصل میں وفا کیا جاتا ہی مجوّدین نے فرمایا ہی کہ جسطرح سونے کے واسطے کسوٹی ہوتی ہے اسیطرح حروف کیواسطے اُنکی صفات لازمی ہیں جنسے کیفیت اور حقیقت و انکشاف ہوتی ہے اگر یہ صفات نہوتیں تو سب حروف ہجا ایک ہو کر چوپائے کی آواز کے طور پر ہو جاتی اور نہ کوئی مضمون نہ سمجھا جاتا اگرچہ یہ صفات تقریبا چوالیس یا اس سے بھی زیادہ ہونگی مگر ہم یہاں اُنہیں چند صفات کو ذکر کرینگے جنکی استعلام اور اُنپر عمل کرنے بغیر نو آموزوں کو چارہ نہیں اُنکی معلوم کرنے کے بعد اگر توفیق رفیق ہو تو بڑی بڑی کتب کیطرف جو اس علم میں ہیں رجوع لازم ہے

پس مخفی نرہی کہ منجملہ اُن صفات کے ایک جہر ہے جو بلند کرنے آواز کے معنیٰ میں ہے پس مجہورہ
وہ حروف ہیں جنکی مخرج پر خوب زور سے شروع میں سانس اٹک کر اور موقوف ہوکر جاری ہو اور
بلند آواز نکلے اور اُس آواز میں شدت نہو ایسے سب حروف انیس ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں
ظل قو ربض اذ غز جند مطیع اور از انجملہ ایک صفت ہمس ہی جو جہر کی ضد ہے
اور ہمس دبی اور نرم آواز کو کہتے ہیں پس مہموسہ وہ حروف ہیں جنکی کمزوری کی وجہ سے انکی
مخرج پر ضعف کے ساتھ آواز نکلے پھر اُنکے نکلتے وقت شروع سے اُنکے ساتھ جاری رہے
ایسے سب حروف دس ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں سکت فحثہ شخص اور از انجملہ
ایک صفت شدۃ ہے جو سختی کے معنیٰ میں ہی پس شدیدہ وہ حروف ہیں کہ اُنکے بولتے وقت
اُنکی آواز میں ایک سختی پائی جائے اور سکون اور ادغام کی حالت میں سانس اُنکی مخرج پر پہنچکر
بالکل موقوف ہوجائے مطلق جاری نرہی اور آواز اُنکی اُسی جگہہ ٹھیری رہے ایسے سب
حروف آٹھ ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں اجدک قطبت اور از انجملہ ایک صفت
رخاوت ہے جو ضد شدۃ کی ہے اور جسکے معنیٰ نرمی اور سستی کے ہیں پس رخوہ
وہ حروف ہیں جنکی بولتے وقت مخرج پر کچھہ سانس جاری رہے ایسے سب تیرہ حرف ہیں جو
اس ترکیب میں جمع ہیں حس شخص ھذ فظ غض ثذ تنبیہ مجموع حروف شدیدہ
اور رخوہ باہم متضادہ کا اکیس ہوتا ہے اور ہمکو سب حروف ہجا اُنتیس چاہئیں پس آٹھ حرف
جو باقی رہے شدۃ اور رخوہ دونو میں مشترک ہیں اور متوسطہ کہلاتے ہیں اور اس ترکیب
میں جمع ہیں لم یر وعنا اور ایک صفت از انجملہ استعلا ہی جو بلندی کے معنیٰ میں
ہے پس مستعلیہ وہ حرف ہیں جو اپنی تلفظ میں زبان کو اعلیٰ کی طرف مائل کریں ایسے سب
حروف سات ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں خص ضغط قظ اور از انجملہ ایک صفت استفال
ہے جو استعلا کی ضد ہے اور معنیٰ اُسکی پست نے کے ہیں پس مستفلہ وہ حروف ہیں جنکی بولتے میں زبان اسفل
کو میلان کرتی ہی ایسے سب حروف بائیس ہیں جو سوا حروف مستعلیہ کے ہیں اور از انجملہ ایک صفت اطباق ہی
جو لپیٹنے اور ڈھکنے کے معنیٰ میں ہی پس مطبقہ وہ حروف ہیں جنکی بولتے وقت زبان کا کوئی حصہ تالو سے
لپٹے اور منطبق ہو اور ہوا درمیان تالو اور زبان کے محبس ہو ایسے سب چار حرف ہیں صض ط ظ
اور از انجملہ ایک صفت انفتاح ہی جو ضد اطباق کی ہی اور معنیٰ اُسکے کشادگی کے ہیں پس منفتحہ وہ حروف ہیں
جنکے بولنے میں تالو اور زبان کی کشادگی رہے اور ہوا انکی درمیان سے نکلے ایسی سب حروف پچیس ہیں اور وہ
سوا حروف اطباقیہ کے ہیں اور از انجملہ ایک صفت اذلاق ہی اور ذلق کنارہ زبان یا کنارہ لب کو کہتی ہیں
پس مذلقہ وہ حرف ہیں جو کنارہ زبان یا کنارہ لب سے نکلیں اور کلام عرب میں کوئی رباعی اور خماسی انکی

خالی نہو ان حرفوں کو حروف فصاحت بھی کہتے ہیں یہ سب چھ حرف ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں مُرِّ بِنَفَل اور ازانجملہ ایک صفت صمات ہی جو صمت سے بنا ہی اور جسکے معنی خاموش اور تکلم سے منع کرنے اور باز رکھنے ہیں اور صمات ضد اذلاق کی ہے پس مصمتہ وہ حرف ہیں جو مانع ہیں تکلم کو لغت عرب میں بوجہ ثقل کے تنہا پائے اپنے کو ہر رباعی اور خماسی بدون ادخال حروف مذلقہ کے یہی حرف سب بیس ہیں جو سوا حروف مذلقہ کے ہیں اور ازانجملہ ایک صفت قلقلہ ہے جو شدت سے بلند کرنے آواز کو کہتے ہیں پس مقلقلہ وہ حروف ہیں جنمیں ضغطہ شدیدہ ہو اور اپنی مخرج میں جنبان ہوں اور جنبش حالتِ سکون علی الخصوص حالتِ وقف میں زیادہ ہو ایسے پانچ حرف ہیں جو اس ترکیب میں جمع ہیں قُطْبُ جَدٍ اور عمدہ ترین اس صفت میں قاف ہے تنبیہ حرف مقلقلہ حالت سکون اور حالت وقف میں بالکل چھپ جاتی ہیں صرف مخرج کی جنبش کے سبب سے اسی آواز انکی سنائی دیتی ہی جس سے کسیقدر فتحہ کی بو آتی ہے اور اسی سے وہ پہچانے جاتے ہیں نہیں تو بالکل مٹ جاویں مثلاً یَقْطَعُوْنَ خَلَقَ حَلَّاق اور ازانجملہ ایک صفت صفیرہ اور صفیرہ وہ حروف ہیں جنکی آواز بوجہ سختی کے مانند آواز کنجشک کے ہو وہ تین حرف ہیں ز س ص تنبیہ صفات متذکرہ سے کوئی صفت قوی ہی اور کوئی ضعیف اور ضعیف بوجہ ہمسائگی قوی کے اکثر چھپ جاتی ہی بلکہ نیست و نابود ہو جاتی ہی اور یہ بہت بڑی لحن جلی ہے اہلی جاننے کہ کوئی صفت کسی حرف کی مخفی نپاوی بخلاف صفت تکریر کی کی جسکی وجہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اگر کسی حرف میں صفات قویہ جمع ہوں تو وہ بڑی قوت والا حرف ہے مثلاً طا مطبقہ کہ جہر و شدۃ اور استعلا و اطباق و صمات و قلقلہ چھ صفات قویہ اسمیں جمع ہیں اور جنمیں کہ صفات ضعیفہ جمع ہوں تو وہ کمزور حرف ہے مثلاً ہائے ہوز کہ اسمیں ہمس اور رخاوت اور استفال اور انفتاح اور استقرار سب صفتیں ضعیف ہیں ایک صفت صمات کی جو قوی ہے تو اسکی لیے مخرج اسکا دور ہی اور دوری مخرج کی اسیطرح سبب ضعف کا ہوتی ہی جسطرح نزدیکی مخرج کی موجب قوت کا ہوتی ہی تو معلوم ہوا کہ ہا ہوز نہایت کمزور اور بغایت پوشیدہ درجہ کا حرف ہی جسکی محافظت بہت ضروری ہے کہ ہمسائگی حرف قوی سے مٹ نجاوے اور جس حرف میں بعض صفات قویہ اور بعض ضعیفہ جمع ہوں تو وہ میانہ ہے مثلاً ہمزہ کہ جہر و شدۃ و صمات کی سبب سے قوی اور استفال اور استقرار اور انفتاح کی سبب سے کمزور ہے اور پھر میانہ حروف بھی باہم متفاوت ہیں مثلاً ہمزہ بھی میانہ ہی اور بای موحدہ بھی میانہ ہی مگر بای موحدہ ہمزہ سے قوی ہی قرب مخرج کی سبب و نحو ذالک احکام صفات حروف کے طلبہ پر سوقت ظاہر اور منکشف ہونگے جب کہ وہ علم تجوید سیکھنے اور اسپر عمل کرنے پر کمربستہ ہونگی اور اب ہم ایک جدول کے ذریعہ قوت و ضعف ہر ایک حرف کا دکھلاتے ہیں اس جدول کی خانہ صفت میں محاذی ہر ایک حرف کی یہ علامت ہے (مط) اس صفت میں متوسط ہوتی اور یہ علامت (ایضاً) اس صفت سے موصوف ہوتی اور یہ علامت (م) اس صفت سے مستثنی ہو حرف متوسط کی ...

حروف تہجی	صفات قویّہ											متوسط بین الرخوۃ والشدیدہ	صفات ضعیفہ				
	مصمتہ	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	مقلقلہ	منطبقہ	صفیرہ	منحرفہ	مکررہ	مستطیلہ	متفشی		منفتحہ	مستفلہ	رخوہ	مہموسہ	مذلقہ
ا	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	.
ب	.	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	.	ایضاً
ت	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.
ث	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.
ج	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	.	.
ح	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.
خ	ایضاً	.	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	.	ایضاً	ایضاً	.
د	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	.	.
ذ	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	.
ر	.	ایضاً	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	ایضاً
ز	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	ایضاً	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	.
س	ایضاً	.	.	.	.	.	ایضاً	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.
ش	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.
ص	ایضاً	.	.	ایضاً	.	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.
ض	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	ایضاً	.	.	.	.	ایضاً	.	.
ط	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
ظ	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	.	.
ع	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	.
غ	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً		ایضاً	.	.
ف	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
ق	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	.	.	.	.
ک	ایضاً	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	ایضاً	.
ل	.	ایضاً	.	.	.	.	.	ایضاً	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	ایضاً
م	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	ایضاً
ن	.	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	ایضاً

حروف ہجا	صفات قویّہ												صفات ضعیفہ				
	مصمتہ	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	مقلقلہ	منطبقہ	صفیریہ	منحرفہ	مکررہ	مستطیلہ	متفشّی	مستحق مد یعنی حروف مدہ	منفتحہ	مستفلہ	رخوہ	مہموسہ	مذلقہ
و	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	.
ہ	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.
ء	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	ایضاً	ایضاً	.	.	.
ی	ایضاً	ایضاً	.	.	.	.	.	.	.	.	.	مط	ایضاً	ایضاً	.	.	.

فصل سوم اغلاط صریحہ کے بیان میں اتفاق ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے آیۂ کریمہ انما الصدقات للفقراء کو بلا مد تلاوت کیا آپ نے اسکو سنکر فوراً مع مد کے تلاوت فرمایا اور ارشاد کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسطرح تعلیم فرمایا پس جب کہ بغیر مد کے تلاوت آیۂ موصوفہ کی جو متبدل معنی مقصود کے نہیں خلاف ما انزل اللہ ٹھہری تو پھر ظاہر ہے کہ تبدیل حرف سے تو قرأت قرآنی اور تلاوت فرقانی بدرجۂ اولیٰ خلاف ما نزل قرار پاویگی اگر غور کیا جائے تو خلل تبدیل حرف کا ترک حرف سے شدید تر ہو اسلئے کہ ترک حرف میں تو فقط نقصان اُس حرف کا ہی ہے اور تبدیل حرف میں نقصان اور زیادہ دونو متصور ہیں جو قباحت لفظی اور معنوی کو دلالت کرتی ہیں ہم قبل ازیں فصل مخارج اور صفات حروف میں دکھلا چکے ہیں کہ جملہ حروف ہجا اپنی اپنی آوازوں میں ایک دوسرے کے متبائن اور متخالف ہیں کوئی حرف ایسا نہیں ہے جو اپنی آواز میں مماثل کسی دوسرے حرف کا ہو پس جب تغائر اور تبائن اُنکے اصوات کا باہدگر متحقق ہے تو پھر خطائے صریحی اور غلطی بدیہی ہے جو ہم بولتے ہیں مثل ایسے الفاظ کے جیسے عسی وعصی اور غیظ وغیض اور اسماد و اثماد اور نصل ونسل اور ثواب وصواب اور ثناء وسنا اور اثیل واصیل اور احتظاظ واحتزاز اور عقرب واقرب اور عمل وامل اور ادب وعذاب اور ذم وزم وضم اور اسراد واشراد اور فاتر وفاطر اور فائز وفایض اور فطرت وفترت اور محذور ومحظور اور اجر وعجم اور ہرم وحرم اور ظہر وزہر اور ارض وعرض اور قل وکل اور فلات وفلق اور الم وعلم اور محسن ومحصن اور معقول وماکول اور موجل ومعجل اور منثور ومنصور ومنشور اور عشرات وعثرت اور کثیف وکسیف اور عذب وعضب اور عز وعض اور نذیر ونضیر ونظیر